سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعتہ المبارک، 20۔ ستمبر 2019

(یوم الجمع، 20۔ محرم الحرام 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: چودھواں اجلاس

جلد 14 : شمارہ 4

303

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 20۔ ستمبر 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

این ایف سی ایوارڈ برائے سال جولائی تا دسمبر 2016، جنوری تا جون 2017 اور جولائی تا دسمبر 2017 پر عملدرآمد کی ششماہی مانیٹرنگ کی رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر این ایف سی ایوارڈ برائے سال جولائی تا دسمبر 2016، جنوری تا جون 2017 اور جولائی تا دسمبر 2017 پر عملدرآمد کی ششماہی مانیٹرنگ کی رپورٹیں ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

قاعدہ 87 کے تحت تحریک

جناب محمد ارشد، ایم پی اے کی جانب سے پیش کی جانے والی تحریک التوائے کار نمبر 2019/525 سے پیدا ہونے والے اہمیت عامہ کے معاملہ پر بحث

جناب محمد ارشد، ایم پی اے یہ تحریک پیش کریں گے کہ "اسمبلی کی کارروائی اب ملتوی کی جائے۔"

(تحریک التوائے کار نمبر 2019/525 کی نقل بطور منسلکہ لف ہے)

305

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چودھواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 20- ستمبر 2019

(یوم الجمع، 20- محرم الحرام 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 10 بج کر 56 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾
وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ
عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ
مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۖ
وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾

سورۃ الانفطار 13 تا 19

بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔ (13) اور بدکردار دوزخ میں (14) (یعنی) جزاء کے دن اُس میں داخل ہوں گے (15) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے؟ (17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے (18) جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز اللہ ہی کا ہو گا (19)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

تو کُجا من کُجا تو کُجا مَن کُجا
تو امیرِ حرم، میں فقیرِ عجم
تیرے گن اور یہ لب، میں طلب ہی طلب
تو عطا ہی عطا، میں خطا ہی خطا
الہام جامہ ہے تیرا قرآں عمامہ ہے تیرا
ممبر تیرا عرش برِیں یا رحمتہ اللعالمین
تو کجا من کُجا، تو کُجا من کُجا
ڈگمگاؤں جو حالات کے سامنے
آئے تیرا تصور مجھے تھامنے
میری خوش قسمتی، میں تیرا امتی
تو جزاء میں رضا، تو کُجا مَن کُجا

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ No, Point of order.

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا صرف ایک پوائنٹ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔

This is question hour. Be seated. Please be seated. After question hour, you will get the chance.

جو بھی پوائنٹ آف آرڈرز ہیں وقفہ سوالات کے بعد لے لیں گے۔

سوالات

(محکمہ جات امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ جی، پہلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سوال نمبر 965 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈیری فارم نور سر بلوچاں تحصیل یزمان ضلع بہاولپور سے متعلقہ تفصیلات

965*: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیری فارم نور سر بلوچاں تحصیل یزمان ضلع بہاولپور عرصہ دراز سے بند پڑا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں مذکورہ فارم کب بنایا گیا؟

(ب) مذکورہ فارم کا کل رقبہ کتنا ہے، مذکورہ فارم کا رقبہ کبھی کسی کو لیز یا ٹھیکہ پر دیا گیا ہے؟

(ج) مذکورہ فارم میں کتنے جانور موجود ہیں اور کتنے رقبہ پر فصلیں کاشت کی جا رہی ہیں پچھلے تین سالوں میں مذکورہ رقبہ پر کون کون سی فصلیں کاشت کی گئیں اس پر کتنی لاگت آئی اور کتنا منافع حاصل ہوا؟

(د) اس فارم پر کتنے جانوروں کی افزائش کی جا رہی ہے اور کتنے جانور کس قیمت پر 2016 سے آج تک فروخت کئے گئے ہیں نیز کتنے رقبہ پر جنگل ہے اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہوا ہے، خالی رقبہ کو حکومت لیز پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) مذکورہ فارم میں کل کتنے ملازمین کس کس عہدہ پر کام کر رہے ہیں ان کے ماہانہ اخراجات کی تفصیلات بتائیں؟

(و) کیا حکومت مذکورہ فارم کو لیز یا ٹھیکہ پر دے کر منافع کمانے، فارم کو بحال کرنے اور جانوروں کی افزائش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ مذکورہ فارم شاد باد کو آپریٹو لائیو سٹاک پراجیکٹ 13-2009 کے تحت چولستان ترقیاتی ادارہ بہاولپور نے بنایا تھا جو کہ جولائی 2016 کو محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ پنجاب کو منتقل کر دیا گیا۔

(ب) مذکورہ فارم 500 ایکڑ پر مشتمل ہے اور اس کو کبھی لیز یا ٹھیکہ پر نہ دیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ فارم میں کوئی جانور موجود ہے اور نہ ہی یہاں کوئی فصل کاشت کی جاتی ہے۔

(د) جواب جز (ج) میں دیا جا چکا ہے۔ اس کے 87 ایکڑ رقبہ پر آسٹریلین کیکر لگایا گیا ہے۔ 413 ایکڑ رقبہ خالی پڑا ہوا ہے۔

(ہ) مذکورہ فارم میں کل سات ملازمین کام کرتے ہیں جن میں ایک فارم منیجر دو ٹریکٹر ڈرائیور ایک بل اٹینڈنٹ اور تین کمیونٹی لائیو سٹاک اینڈ ایکسٹینشن ورکرز (جز وقتی) کام کر رہے ہیں۔

(و) حکومت مذکورہ فارم کو ٹھیکہ یا لیز پر نہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(ہ) میں پوچھا تھا کہ ان کے ماہانہ اخراجات کی تفصیلات بتائی جائیں تو وہ پورے جواب میں مجھے کہیں نظر نہیں آرہی کہ وہ تفصیلات کیا ہیں، کیا پارلیمانی سیکرٹری تفصیل بتا دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):
جناب سپیکر! سوال ذرا دوبارہ repeat کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری افتخار حسین چھچھر!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اس میں، میں اور بھی add کر دیتا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری ہاؤس میں لائیوسٹاک کی تعریف کر دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ نے پہلے بھی لائیوسٹاک کی تعریف پوچھی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):
جناب سپیکر! تعریف نہ کروائیں اچھا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے اور میں نے جز(ہ) پر سوال کیا تھا۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):
جناب سپیکر! جز(اے) نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جز(ہ) کی بات کر رہے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! مذکورہ فارم میں کل کتنے ملازمین کس کس عہدے پر کام کر رہے ہیں، ان کے ماہانہ اخراجات کی تفصیلات بتائیں؟ تو جواب میں کسی جگہ تفصیلات کا ذکر نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس میں تفصیل دی ہوئی ہے جز (ہ) پڑھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! مذکورہ فارم میں کل 7 ملازمین کام کرتے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! ذرا ایک منٹ تشریف رکھیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! مذکورہ فارم میں کل 7 ملازمین کام کرتے ہیں۔ جن میں ایک فارم منیجر دو ٹریکٹر ڈرائیور ایک بل اٹینڈنٹ اور تین کمیونٹی لائیوسٹاک اینڈ ایکسٹینشن ورکرز (جز وقتی) کام کر رہے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے اور میں نے پوچھا تھا کہ ان کے ماہانہ اخراجات کی تفصیلات بتائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملازمین کے ماہانہ اخراجات کی تفصیلات بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! یہ عارضی ملازم ہیں تو یہ contracted paid staff ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کنٹریکٹ پر ہوتے ہیں ان کے اخراجات کی تفصیلات بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ان کو فی ملازم 20 ہزار روپے دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں اس جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔ میری گزارش یہ ہے اور میں نے بڑا simple سا سوال کیا ہے کہ اس فارم ہاؤس پر جتنے ملازم ہیں تو گورنمنٹ ان پر کتنے اخراجات کر رہی ہے اس کی تفصیل بتا دیں؟ یہ 20 ہزار روپے کو calculate کر لیں یا سامنے سے چٹ منگوا لیں تو کیا یہ calculate کر کے فارم منیجر کو بھی 20 ہزار روپے دے رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! اگر سات کو بیس سے ضرب دیں تو -/140000 ہزار روپے بنتا ہے۔۔۔(قہقہے) سارے ملازم 20،20 ہزار روپے لے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری افتخار حسین چھچھر!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! بات پھر وہیں پر ہے۔ جو رائج الوقت daily wagers کے لئے -/17500 روپے ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھتا ہوں کہ کیا جو فارم منیجر ہے اس کی تنخواہ بھی 20 ہزار روپے ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا منیجر کی تنخواہ بھی 20 ہزار روپے ہے؟ آپ پرچی منگوالیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! جی، بالکل 20 ہزار روپے ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! یہ پھر بڑی ناانصافی ہے۔ چلیں! میں اس کے ساتھ add کر دیتا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں گے کہ جو فارم منیجر ہے وہ کس سکیل پر کام کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہاں، وہ کس سکیل پر کام کر رہا ہے اس کا سکیل کیا ہے؟ آپ دوبارہ پرچی منگوالیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! منیجر کا کوئی سکیل نہیں ہوتا اور وہ 20 ہزار روپے پر ہی کام کرتا ہے۔ (قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! اب یہ آخری ضمنی سوال ہوگا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ بنیادی طور پر وقفہ سوالات کا زیادہ فائدہ گورنمنٹ کو ہے اور اپوزیشن کا کام اس کو raise کرنا۔ اب اگر اس کا ٹوٹل دیکھ لیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بھی پریشان ہو گئے ہیں؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں تو جوابات سے پریشان ہوں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب سے موجودہ حکومت آئی ہے اس نے اس فارم کی بہتری کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں، اس کی تفصیل بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! فارم نور سر بلوچاں ایم وی ڈی میں اوسط تقریباً ایک لاکھ جانوروں کو سہولیات مہیا کی گئی ہیں ان کی ویکسین ہو رہی ہے، جب خشک سالی آتی ہے تو ان کے چارے کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی اور مسئلہ ہے تو بتائیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! یہ مذاق نہیں بلکہ ریکارڈ کی بات ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا ہے کہ ہم اتنے جانوروں کو facilitate کر رہے ہیں حالانکہ جواب کے جز (ج) میں ہے کہ مذکورہ فارم میں کوئی جانور موجود ہے اور نہ ہی یہاں کوئی فصل زیر کاشت ہے تو انہوں نے وہاں پر کون سے جانور رکھے ہوئے ہیں؟ یہ مذاق نہیں ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے ابھی floor پر کیا جواب دیا ہے اور تحریری جواب ہے کہ یہاں پر کوئی جانور موجود اور نہ ہی کوئی فصل زیر کاشت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری کو جواب دینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! مذکورہ فارم کو موبائل ویٹرنری ہیڈ کوارٹر کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ مزید برآں مقامی لوگ وہاں علاج معالجے کے لئے جانور لاتے ہیں اور سٹاف کو پلانٹیشن کے لئے خدمات سرانجام دینے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ چولستان کے جانوروں کے لئے موبائل ڈسپنسری مختص کی گئی ہے اور 12 موبائل ویٹرنری ڈسپنسریاں مع سٹاف خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اگر اس سوال کے جواب سے آپ مطمئن ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مطمئن آپ نے ہونا ہے میں نے نہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں تو اس جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں اگر honourable Chair سمجھتی ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! یہ جانور زمینداروں کے ہوتے ہیں اور ان کے جانوروں کا علاج ہوتا ہے۔ آپ بے شک کسی سے پوچھ لیں ان کے پاس نہیں ہیں چونکہ جانور زمینداروں کے پاس ہوتے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔ اگر آپ اجازت دے دیں تو میں سوال پڑھ دیتا ہوں اور ڈیپارٹمنٹ نے جو اس کا جواب دیا ہے وہ بھی پڑھ دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پڑھ دیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال کیا تھا کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیری فارم نور سر بلوچاں تحصیل یزمان ضلع بہاولپور عرصہ دراز سے بند پڑا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں مذکورہ فارم کب بنایا گیا؟

(ب) مذکورہ فارم کا کل رقبہ کتنا ہے، مذکورہ فارم کا رقبہ کبھی کسی کو لیز یا ٹھیکہ پر دیا گیا ہے؟

(ج) مذکورہ فارم میں کتنے جانور موجود ہیں اور کتنے رقبہ پر فصلیں کاشت کی جارہی ہیں پچھلے تین سالوں میں مذکورہ رقبہ پر کون کون سی فصلیں کاشت کی گئی ہیں اس پر کتنی لاگت آئی اور کتنا منافع حاصل ہوا؟

(د) اس فارم پر کتنے جانوروں کی افزائش کی جارہی ہے اور کتنے جانور کس قیمت پر 2016 سے آج تک فروخت کئے گئے ہیں نیز کتنے رقبہ پر جنگل ہے اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہوا ہے، خالی رقبہ کو حکومت لیز پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) مذکورہ فارم میں کل کتنے ملازمین کس کس عہدہ پر کام کر رہے ہیں ان کے ماہانہ اخراجات کی تفصیلات بتائیں؟

(و) کیا حکومت مذکورہ فارم کو لیز یا ٹھیکہ پر دے کر منافع کمانے، فارم کو بحال کرنے اور جانوروں کی افزائش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

اب محکمے نے جواب دیا ہے کہ:

(الف) یہ درست نہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): تساں مینوں ملنا میں دساں گا۔(قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! اب اگلے سوال پر آجائیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: تساڈے علاج واسطے اچھے ہسپتال بن گئے نیں۔۔۔(قہقہے) سوال گندم اور جواب چنا ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس سوال کو pending کر کے اس کا جواب دوبارہ لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اس سوال کو pending کر دیتے ہیں اور اس کی تفصیل منگوا کر آپ کو مطمئن کریں گے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! سوال نمبر 1015 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ لائیو سٹاک کے بجٹ اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*1015: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کا سال 2008 سے سال 2018 تک کتنا بجٹ تھا، سال وار تفصیل دی جائے؟

(ب) اس بجٹ سے گوشت کی پیداوار میں کتنا اضافہ ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):

(الف) محکمہ لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کے سال 2008 سے سال 2018 تک کے بجٹ کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	بجٹ ملین روپے
2008-09	1730.043
2009-10	1776.182
2010-11	1945.976
2011-12	2354.152
2012-13	2900.598
2013-14	2534.642
2014-15	3242.194
2015-16	4275.825
2016-17	7768.534
2017-18	11495.363

(ب) گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے رورل پولٹری پراجیکٹ، کٹا فربہ اور کٹڑا بچاؤ پراجیکٹ شروع کئے گئے اور ان منصوبوں سے اب تک مرغی کے گوشت میں 126 ٹن کا اضافہ ہوا۔ کٹڑا فربہ اور کٹڑا بچاؤ پروگرام کے تحت گوشت کی پیداوار میں تقریباً 16 ہزار ٹن اضافہ ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں محکمے نے سال 2008 سے لے کر سال 2018 تک کی تفصیل دی ہے۔ ان کو اتنا زیادہ پیسا ملا ہے، میں یہ جاننا چاہوں گی کہ انہوں نے اس میں سے کتنا پیسا ریسرچ پر لگایا ہے اور کتنا پیسا ترقیاتی تھا کیونکہ ہماری اطلاع کے مطابق یہ سارا پیسا ہضم کر لیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! میں جز (ب) کے حوالے سے ان سے یہ بھی پوچھنا چاہوں گی کہ انہوں نے کہا ہے کہ کٹڑا فربہ اور کٹڑا بچاؤ پروگرام کے تحت گوشت کی پیداوار میں تقریباً 16 ہزار ٹن اضافہ ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ ضمنی سوال پوچھیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس سارے پیسے کی کوئی third party evaluation کرائی گئی ہے، کیونکہ ہمیں تو یہ اطلاع ہے کہ یہ پیسا کہیں بھی استعمال نہیں کیا گیا بلکہ سارا جیبوں میں گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! اس کا آڈٹ کیا گیا ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! اس کا باقاعدہ آڈٹ ہوا ہے یہ 19 ہزار ملازمین کی تنخواہ ہے، انہی کے اخراجات ہیں، میڈم کو جہاں سے اطلاع آئی ہے وہ source بتائیں تو چیک کروا لیتے ہیں۔۔۔ (قہقہے)

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میڈم کو وہاں سے اطلاع آئی ہے جن کے تین کٹے تھے لیکن انہیں صرف ایک کا تین ہزار روپے کا چیک دے کر باقی دو کے پیسے جیب میں ڈالے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ سارا ریکارڈ چیک کرائیں کہ پچھلے دس سالوں سے ہو کیا رہا ہے، یہ سارے پیسے کہاں جا رہے ہیں اور میری درخواست ہے کہ آپ ایک دفعہ دوبارہ اس کا آڈٹ کرائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! باقاعدہ آڈٹ ہوتا ہے، یہ چیک نہیں دیئے جاتے بلکہ پیسے اکاؤنٹ میں جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ! کوئی اور ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! اس سوال پر میرا کوئی اور ضمنی سوال نہیں ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اس سوال پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جز (ب) میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے رورل پولٹری پراجیکٹ، کٹا فربہ اور کٹا بچاؤ پراجیکٹ شروع کئے گئے اور ان منصوبوں سے اب تک مرغی کے گوشت میں 126 ٹن کا اضافہ ہوا۔ کٹا فربہ اور کٹا بچاؤ پروگرام کے تحت گوشت کی پیداوار میں تقریباً 16 ہزار ٹن اضافہ ہوا ہے۔

جناب سپکر! میرا سوال یہ ہے کہ یہ کون سی ایجنسی ہے جس نے یہ confirm کیا ہے کہ اتنا اضافہ ہوا ہے اس کا نام بتائیں اور اس کی رپورٹ کس نے دی ہے کہ اتنا اضافہ ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! یہ معاملہ ایجنسیوں کے سپرد نہیں بلکہ محکمے کا معاملہ ہے اور محکمے نے ہی بتایا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر محکمہ کہہ دے کہ ایک ہزار ٹن اضافہ ہو گیا ہے تو مان لیں گے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ماننا پڑے گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کیسے ماننا پڑے گا جب تک third party audit نہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ on the floor of the House commit کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): محترم شیخ علاؤالدین! یہ چونیاں کا واقعہ نہیں ہے جس پر آپ جذباتی ہوں یہ پاکستان اکنامکس سروے نے بتایا ہے کہ اتنا اضافہ ہوا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس کا third party audit کیوں نہیں ہوا؟ اگر third party audit ہوتا تو دو ٹن اضافہ بھی نہ ہوتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! اس پر اتنی ضرورت نہیں ہے۔ اگر کسی کو گوشت کی کمی ہے تو وہ بتائیں۔ اگر پورے صوبے میں کسی کو گوشت نہیں مل رہا تو وہ شکایت کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے پتا ہے کہ آپ کے پاس بہت زیادہ گوشت ہے لیکن ہمیں ایسا گوشت نہیں چاہیئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! آپ کو جیل والا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1026 ہے، جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی سے متعلقہ تفصیلات

1026*: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ایگریکلچرل اینڈ میٹ کمپنی کے قیام کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) اس کمپنی کے قیام سے 2018 تک کیا نمایاں منصوبے متعارف کرائے گئے ہیں آج تک اس کمپنی کو کتنا بجٹ سال وار فراہم کیا گیا؟

(ج) پنجاب ایگریکلچرل اینڈ میٹ کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے نام اور تعلیمی قابلیت بیان فرمائیں؟

(د) اس کمپنی نے ایگریکلچرل کی بہتری کے لئے کوئی نمایاں قدم اٹھایا تو تفصیل بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):

(الف) پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی کے اغراض و مقاصد:

1. قومی اور بین الاقوامی معیار کے عین مطابق جدید ترین خصوصیات کے حامل مذبحہ خانے کا قیام۔
2. صنعتی گوشت، ہارٹیکلچر، فلوریکلچر، ایگریکلچر کی پیداوار، پراسیسنگ، ویلیو ایڈیشن اور مارکیٹنگ کی اصلاحات کے لئے بنیادی سہولیات کا قیام اور آگاہی۔

(ب)

1. اس کمپنی کا نمایاں منصوبہ لاہور میٹ پر اسیسنگ کمپلیکس (ایل ایم پی سی) کا قیام ہے۔

2. اس کے قیام سے لے کر 14-2013 تک 1491 ملین روپے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے مہیا کئے۔

(ج) پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے نام اور تعلیمی قابلیت مندرجہ ذیل ہے:

سیریل نمبر	نام	عہدہ	تعلیمی قابلیت
1۔	ممتاز محمد خان	چیئرمین	Certification in Farm Mechanization from University of California U.S.A. FAO, Gold Medalist for Edible Oil Livestock Breeding
2۔	سیکرٹری لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب	ممبر	((Ex-Officio Member
3۔	چیئرمین پی اینڈ ڈی گورنمنٹ آف پنجاب	ممبر	((Ex-Officio Member
4۔	سیکرٹری فنانس گورنمنٹ آف پنجاب	ممبر	((Ex-Officio Member
5۔	پریزیڈنٹ لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری	ممبر	((Ex-Officio Member
6۔	سیکرٹری ایگریکلچر گورنمنٹ آف پنجاب	ممبر	((Ex-Officio Member
7۔	ڈاکٹر شہلا جاوید اکرم	ممبر	MBBS&MBA
8۔	میاں شوکت علی	ممبر	M.Sc(Hon)Food Science & Technology
9۔	ڈاکٹر محمد ظفر حیات	ممبر	MBBS&MBA
10۔	ملک آفاق ٹوانہ	ممبر	Agriculturist
11۔	مس عقیلہ ممتاز	ممبر	(MBA(LUMS
12۔	عبدالباسط	ممبر	B.A .Economics

(د) اس کمپنی نے ایگریکلچر کی بہتری کے لئے کوئی نمایاں قدم نہ اٹھایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ 2018 تک کے بجٹ کی تفصیل دی جائے۔ جواب کے جز(ب) میں لکھا ہوا ہے کہ اس کے قیام سے لے کر 14-2013 تک 1490 ملین روپے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے مہیا کئے۔ 2014 کے بعد ان کا سارا سلسلہ کیسے چل رہا ہے چونکہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کی جو اتنی لمبی لسٹ دی گئی ہے ان کی تنخواہیں کہاں سے آئیں اور اس کا یہاں ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! جتنا پوچھا گیا تھا ان کو بتا دیا گیا ہے۔ تفصیل مہیا کر دی گئی ہے اور معزز ممبر محترمہ عظمیٰ کاردار کے پاس اگر کوئی صفحہ short ہے تو مجھ سے لے لیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ پچھلے ادوار کی بات ہو رہی ہے۔ قومی خزانے اور taxpayer کے پیسے کو لوٹا گیا ہے۔ آپ ذرا ان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کو دیکھیں۔ اس میں ڈاکٹر شہلا جاوید اکرم، ملک آفاق ٹوانہ اور مس عقیلہ ممتاز جیسے لوگ شامل ہیں تو ان کی کیا کوالیفکیشن تھی؟ اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں بارہ لوگ شامل ہیں جو کہ قومی خزانے پر بوجھ ہیں۔ انہوں نے عوام کے لئے کیا deliver کیا ہے؟

جناب سپیکر! جواب کے جز(د) میں کہا گیا ہے کہ اس کمپنی نے ایگریکلچر کی بہتری کے لئے کوئی نمایاں قدم نہ اُٹھایا ہے تو کیا یہ لوگ صرف پکنک اور پارٹی کے لئے تنخواہیں لے رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! اس کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ممبران تنخواہوں کے بغیر کام کر رہے ہیں۔ یہ کمپنی اپنی مدد آپ کے تحت اپنے resources سے کام کر رہی ہے۔ معزز ممبر عظمیٰ کاردار اس حوالے سے کچھ اور پوچھنا چاہتی ہیں تو میں حاضر ہوں۔ یہ بورڈ پچھلی حکومت نے بنایا تھا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرے علم میں ہے کہ یہ کمپنی اور بورڈ پچھلی حکومت نے بنایا تھا اسی لئے میں چاہتی ہوں کہ اس کے حسابات کا آڈٹ کروایا جائے۔ آپ تفتیش کریں کہ یہ بورڈ اتنے سال کیا کام کر رہا تھا اور اگر ان کی کارکردگی صفر تھی تو پھر کیا ان کو صرف تنخواہیں دینے کے لئے رکھا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ عظمیٰ کاردار! آپ کافی ضمنی سوالات پوچھ چکی ہیں لہٰذا اب تشریف رکھیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں بھی اسی سوال کے حوالے سے ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ پوچھ لیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! یہاں جواب میں بورڈ آف ڈائریکٹرز کی تفصیل دی گئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ لوگ تنخواہ پر کام کر رہے ہیں یا honorary طور پر کام کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! مجھ سے دس دس ضمنی سوالات پوچھے جا رہے ہیں بہرحال میں جواب عرض کر دیتا ہوں کہ اس بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ممبران تنخواہ کے بغیر کام کر رہے ہیں۔ یہ اپنے تمام اخراجات خود برداشت کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 1061 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1062 بھی محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1084 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1085 بھی چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1219 ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں

ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1275 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال محکمہ لائیوسٹاک کے زیر انتظام
ویٹرنری ہسپتال و ڈسپنسریز سے متعلقہ تفصیلات

***1275: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے ویٹرنری ہسپتال و ڈسپنسریز چل رہی ہیں، مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں و ڈسپنسریز میں فراہم کی جانے والی ویٹرنری ادویات اور فراہم کردہ سہولیات کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ہذا میں محکمہ کے افسران و ڈاکٹرز کے عزیز و اقارب نے پرائیویٹ ویٹرنری کلینک کھول رکھے ہیں اور سرکاری ہسپتالوں میں ڈیوٹی کرنے کی بجائے اپنے پرائیویٹ ہسپتالوں میں کاروبار کرتے ہیں جو کہ ان افسران کی آشیر باد کی بدولت ہو رہا ہے؟

(د) ضلع ہذا کے ویٹرنری سنٹرز / ہسپتالوں میں کام کرنے والے افسران و ڈاکٹرز مع عملہ کے مکمل کوائف و تفصیل سے آگاہ کریں ان میں کتنے سرکاری ملازمین وافسران کے عزیز و اقارب ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):

(الف) ضلع ساہیوال میں 13 سول ویٹرنری ہسپتال، 71 سول ویٹرنری ڈسپنسریز اور پانچ موبائل ویٹرنری ڈسپنسریز سہولیات فراہم کر رہی ہیں۔

(ب) ضلع ساہیوال میں ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریز میں انٹی بائیوٹک، ڈورمر، انٹی پائریٹکس، انٹی ٹک، ادویات فراہم کی گئی ہیں۔ علاج معالجہ، حفاظتی ٹیکہ جات، مصنوعی نسل کشی اور بنیادی سرجری کی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔

(ج) یہ بات درست ہے۔

(د) ضلع ہذا میں کام کرنے والے ڈاکٹر مع عملہ کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال میں 13 سول ویٹرنری ہسپتال، 71 سول ویٹرنری ڈسپنسریز اور پانچ موبائل ویٹرنری ڈسپنسریز سہولیات فراہم کر رہی ہیں۔ ان کا کیا معیار ہے، محکمہ نے کس معیار کے تحت پورے ضلع ساہیوال میں سول ویٹرنری ہسپتال اور سول ویٹرنری ڈسپنسریاں بنائی ہیں اور وہاں پر کیا discrepancy ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! معزز ممبر جناب محمد ارشد ملک پوچھ رہے ہیں کہ سول ویٹرنری ہسپتال اور سول ویٹرنری ڈسپنسری قائم کرنے کے حوالے سے محکمہ کی پالیسی کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! یہ سول ویٹرنری ہسپتال اور سول ویٹرنری ڈسپنسریاں ضرورت کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ ان کے بچے بیمار ہوں تو یہ انہیں check up کے لئے ہسپتال لے جاتے ہیں لیکن اگر جانور بیمار ہوں تو انہیں کوئی ہسپتال نہیں لے کر جاتا اسی لئے موبائل ویٹرنری ڈسپنسریاں بنائی گئی ہیں تاکہ گھروں میں جا کر جانوروں کو چیک کیا جائے اور ان کی vaccination کی جا سکے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جو ضمنی سوال پوچھا ہے اس کا relevant جواب نہیں دیا گیا۔ میں نے ان کے بچوں کے بارے میں نہیں بلکہ جانوروں کے بارے میں سوال پوچھا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! دس کلو میٹر کے اندر ایک ویٹرنری ڈسپنسری ہونی چاہئے اور یہ تمام ویٹرنری ڈسپنسریاں اسی حساب سے قائم کی گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ ہر یونین کونسل کی سطح پر ایک ویٹرنری ڈسپنسری ہونی چاہئے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے بالکل درست فرمایا ہے کہ ہر یونین کونسل میں ایک ویٹرنری ڈسپنسری ہونی چاہئے۔ میرے ضلع ساہیوال کی عوام کے لئے یہ بڑا serious concern ہے۔ ضلع ساہیوال میں 88 یونین کونسلیں ہیں جبکہ یہاں پر 71 ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں۔ اب delimitation کے بعد یونین کونسلوں کی تعداد بڑھ کر ڈیڑھ گنا یا دُگنا ہو جائے گی۔ آبادی کے لحاظ سے یونین کونسلوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔ وہاں پر صرف 71 ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں تو کیا حکومت کوئی ایسا ارادہ رکھتی ہے کہ مستقبل میں ہر یونین کونسل کی سطح پر ایک ویٹرنری ڈسپنسری قائم کی جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! میرا خیال ہے کہ اس حوالے سے پلاننگ کی جا رہی ہے اور شاید اس کے لئے فنڈز رکھ دیئے گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس حوالے سے آپ مجھے پارلیمانی سیکرٹری سے commitment لے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! شہری آبادیوں میں تو تقریباً ہر یونین کونسل میں ویٹرنری ڈسپنسریاں یا ہسپتال قائم ہیں۔ دیہاتوں میں کچھ لوگوں نے اپنے رقبہ جات میں رہائش رکھی ہوئی ہے تو ان کے لئے پانچ موبائل ویٹرنری ڈسپنسریوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ موبائل ڈسپنسریاں جانوروں کا علاج کرتی ہیں اور vaccination کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! معزز ممبر کو اس حوالے سے کوئی شکایت ہے تو بتائیں اور اگر انہوں نے کوئی فنڈز لینے ہیں تو پھر میرے دفتر میں آ کر بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے ان سے کوئی ذاتی مراعات نہیں چاہئیں۔ اللہ کا فضل ہے میرے پاس سب کچھ ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری کو یہ علم نہیں کہ زمینداروں کے علاوہ بھی لوگ جانور رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ پورے ضلع ساہیوال میں ہر یونین کونسل کی سطح پر ایک ویٹرنری ڈسپنسری قائم کی جائے اور یہ عوام کا حق ہے۔ اس وقت ضلع ساہیوال کی تمام یونین کونسلوں میں ویٹرنری ڈسپنسریاں موجود نہیں ہیں۔ کیا آئندہ بجٹ میں حکومت اس کے لئے فنڈز مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! کیا اگلے بجٹ میں نئی ویٹرنری ڈسپنسریاں قائم کرنے کے لئے کوئی فنڈز مختص کئے جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ کے حوالے سے 20-2019 کا بجٹ پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ ہے۔ اس حوالے سے پلاننگ کی جا رہی ہے کہ پورے پنجاب کی تمام یونین کونسلوں میں ویٹرنری ڈسپنسریاں قائم کی جائیں۔ زمینداروں کے ساتھ ساتھ ہر مویشی پال کو محکمہ لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ سروس دے رہا ہے اور اگر کہیں پر یہ سروس میسّر نہیں تو پوائنٹ آؤٹ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! معزز ممبر کا سوال یہ ہے کہ اس سال کے بجٹ میں نئی ویٹرنری ڈسپنسریاں قائم کرنے کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! اس حوالے سے پلاننگ کی جا رہی ہے لیکن ابھی تک بجٹ مختص نہیں کیا گیا۔ انشاءاللہ تعالیٰ اگلے سال کے بجٹ میں اس حوالے سے فنڈز مختص کئے جائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے پورے پنجاب کے حوالے سے نہیں بلکہ specifically ضلع ساہیوال کے حوالے سے سوال کیا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری ضلع ساہیوال کے حوالے سے commitment کریں کہ وہاں پر ہر یونین کونسل کی سطح پر ویٹرنری ڈسپنسری قائم کی جائے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اس سال نہیں بلکہ اگلے سال ہر یونین کونسل کی سطح پر ویٹرنری ڈسپنسری قائم کرنے کے لئے محکمہ پلاننگ کر رہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ مجھے پارلیمانی سیکرٹری سے اس بابت commitment لے کر دیں۔ وہ خود commitment دیں۔ انہیں سمجھائیں کہ تھوڑا serious ہو جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے commitment دے دی ہے کہ اگلے بجٹ میں اس کے لئے فنڈز رکھے جائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! جو نئی یونین کونسلیں بن رہی ہیں ان کے لئے PC-I تیار کیا جا رہا ہے۔ انشاءاللہ پورے پنجاب میں ہر یونین کونسل کی سطح پر ویٹرنری ڈسپنسریاں قائم کی جائیں گی۔ آپ بے فکر رہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! پارلیمانی سیکرٹری commitment دے دی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ اس کے لئے کوئی time limit لے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے اگلے سال کا کہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے جناب محمد ارشد ملک سے کہوں گا کہ وہ میرے پاس تشریف لائیں میں انہیں یہ بات لکھ کر دے دیتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ ان ویٹرنری ہسپتالوں و ڈسپنسریز میں فراہم کی جانے والی ویٹرنری ادویات اور فراہم کردہ سہولیات کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟ اس کا محکمہ نے جو جواب دیا ہے وہ نامکمل ہے۔

جناب سپیکر! مجھے بتایا جائے کہ اس وقت کون کون سی ادویات فراہم کی جا رہی ہیں، کون کون سی ادویات وہاں پر موجود ہیں، اس current year میں انہوں نے کتنی ادویات ضلع ساہیوال میں فراہم کی ہیں اور کیا discrepancy ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! میں نے معزز ممبر کو پوری لسٹ دے دی ہے ان کو کوئی بھی دوائی چاہئے تو حاضر ہے یہ ذرا جواب کو پڑھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری دوائیوں کے نام خود پڑھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ایک ایک دوائی کے چار چار نام ہیں۔ ویسے انٹی بائیوٹکس ہیں، کرم کُش ادویات ہیں، ایمرجنسی ادویات ہیں جن کی لسٹ میں نے معزز ممبر کو بھیج دی ہے۔ ان کو ان میں سے اگر کوئی دوائی نہ ملے تو پھر میرے ساتھ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری کو اگر انگریزی پڑھنی نہیں آتی تو میں اس کی translation کر دیتا ہوں۔ یہ سوال اتنی اہمیت کا ہے لیکن آپ پارلیمانی سیکرٹری کا روّیہ دیکھ لیں کہ میرے سوال کے ساتھ مذاق کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، جناب محمد ارشد ملک! وہ مذاق نہیں کر رہے۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں وہ لسٹ پڑھ دیتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کا حکم مان لیتا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری یہ بتا دیں کہ رواں سال میں انہوں نے ساہیوال میں ادویات کے لئے کتنا بجٹ رکھا ہے اور کون کون سی دوائیاں short ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ کا طالب ہوں۔ جز (ج) میں، میں نے پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع ہذا میں محکمہ کے افسران اور ڈاکٹرز کے عزیز واقارب نے پرائیویٹ ویٹرنری کلینکس کھول رکھے ہیں اور سرکاری ہسپتالوں میں ڈیوٹی کرنے کی بجائے اپنے پرائیویٹ ہسپتال میں کاروبار کرتے ہیں جو کہ ان افسران کی آشیر باد کی بدولت ہو رہا ہے؟ اس پر محکمہ نے جواب دیا ہے کہ یہ درست ہے۔۔۔ (قہقہے)

جناب سپیکر! آپ یہ جواب پڑھیں۔ میرے پاس ریکارڈ موجود ہے کہ وہاں پر کیا فراڈ ہو رہا ہے۔ وہاں پر سرکاری دوائیاں فروخت ہو رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ان کی حکومت دس سال رہی ہے اور ویٹرنری کے علاوہ انسانوں کے بھی جتنے ڈاکٹرز ہیں وہ بھی شام کو 2/2 ہزار روپے فیس لے کر مریضوں کو چیک کر رہے ہیں لیکن انہوں نے اپنے دس سالہ دور اقتدار میں اس کا کچھ نہیں کیا اور اب ہم سے یہ سوال کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر رات کو کسی کی بھینس بیمار ہو جائے وہ کسی کو لے جائے اور اُس کی ڈیوٹی کا وہ ٹائم بھی نہیں ہوتا تو اگر بھینس کا مالک کسی کو لے جائے تو ظاہر ہے وہ privately اُس کو چیک کر سکتا ہے اور اپنی فیس بھی لے سکتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کسی rule میں لکھا ہے کہ افسران اور ڈاکٹرز کے رشتہ دار وہاں پر کلینکس کھولیں گے اور وہاں پر وہی ڈاکٹرز اُس کو چلائیں گے۔ وہاں پر غبن یہ ہو رہا ہے کہ سرکاری دوائیاں ان کے پرائیویٹ کلینکس پر فروخت ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ میرا سوال کمیٹی کے سپرد کریں میں آپ کو باقاعدہ ثبوت دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اس پر کمیٹی نہیں بنائی جا سکتی۔ آپ مجھے اپنے grievances لکھ کر دیں میں منسٹر صاحب سے خود بات کروں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! میں جواب دیتا ہوں۔ کوئی شخص بغیر ڈپلومہ یا ڈگری کے پرائیویٹ ہسپتال نہیں چلا سکتا وہ چاہے کسی کا بھی رشتہ دار ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1277 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پولٹری فارمز سے متعلقہ تفصیلات

***1277: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ برائلر مرغیوں کو دی جانے والی خوراک انسانی صحت کے لئے مضر ہے؟

(ب) کیا حکومت دیسی مرغیوں کی پولٹری فارمنگ کے قرض پر interest لے رہی ہے اگر ہاں تو کیا حکومت ایسے فارمرز جو کہ دیسی مرغیوں کا پولٹری فارم بنانا چاہتے ہیں ان کو بنک لون پر interest میں کمی کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب اتنی سادگی سے دے دیا گیا کہ یہ درست نہ ہے، یہ درست نہ ہے جبکہ میرے علم کے مطابق 1990 کی research کے مطابق due to genetics selection برائلر مرغیوں کی اقسام بنائی گئی تھیں وہ 32 دنوں میں تیار ہو جاتی تھیں جس میں اُن کے دل، اُن کے پھیپھڑے اور اُن کی ہڈیاں اتنی کمزور ہوتی تھیں کہ وہ 32 دن سے

زیادہ survive نہیں کر سکتی تھیں جس کے لئے انہوں نے اُن کے 32 دن کو بڑھانے کے لئے اُن کی خوراک میں pesticide and anti-biotic شامل کرنا شروع کر دی تاکہ اُن کے کچھ دن اور بڑھ جائیں اور اُن کے ذبح ہونے تک اُنہیں کچھ اور ٹائم مل جائے لیکن ان pesticides and anti-biotics کی اجزاء اُن کے انڈوں اور گوشت میں شامل ہوتے ہیں جو کہ انسانی صحت کے لئے مضر ہے۔ محکمہ نے بڑی سادگی سے میرے سوال کا جواب دے دیا کہ یہ درست نہ ہے۔ مجھے اپنے سوال کے جواب کی درستی چاہئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! میڈیا نے اس معاملے کو بہت اُٹھایا تھا کہ برائلر کی خوراک کے اندر چند حرام چیزیں ملائی جارہی ہیں جس پر سپریم کورٹ نے ایکشن لیا تھا تو جب اس پر تحقیقات ہوئیں تو اُن میں کوئی ایسی چیز نہیں پائی گئی تو سپریم کورٹ نے مرغیوں کی خوراک بنانے والی کمپنیوں کو clean chit دے دی۔

جناب سپیکر! اب محکمہ دوبارہ ان کی checking کر رہا ہے اگر کہیں بھی یا کسی بھی جگہ پر کوئی شکایت ہو تو وہ mill seal کر دی جاتی ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرے سوال کا جز (ب) تھا کہ دیسی مرغیاں دیسی treat کے تحت پروان چڑھتی ہیں جس کی وجہ سے اُن کے اندر اتنی طاقت ہوتی ہے کہ وہ انسان کی صحت کے لئے بھی بہت بہترین ہیں۔ کیا دیسی مرغیوں کی پرورش کے حوالے سے حکومت کسانوں کو کوئی benefit دینا چاہتی ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! گھریلو مرغبانی کے فروغ کے لئے محکمے کی طرف سے دیسی مرغیاں دی جارہی ہیں۔ یہ وزیراعظم کا پروگرام ہے تو جو کوئی demand کرتا ہے اُس کو 1050 روپے میں ایک مرغا اور پانچ مرغیاں انڈوں کے لئے دی جارہی ہیں۔ جس جس کو مرغیاں چاہئیں وہ اپنی demand ڈائریکٹر

جنرل کو دیں تو اُن کی demand کے مطابق یہ مرغیاں بھیج دی جائیں گی اور اپنے اپنے حلقوں میں یہ مرغیاں تقسیم کریں تا کہ اس کو فروغ ملے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری جو بات کر رہے ہیں میں اس چیز کو سمجھتی ہوں۔ ایک عام انسان کی زندگی کو بہتر کرنے کے لئے وزیر اعظم کا aim ہے جس میں پانچ مرغیاں اور ایک مرغا دیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں دیسی مرغیوں کے فارم کی بات کر رہی ہوں تو کیا دیسی مرغیوں کے فارمز کے لئے کام ہو سکتا ہے جس پر لوگ بڑے پیمانے پر کام کریں، اُس میں قرضہ پر سود میں بھی کمی ہو اور حکومت اُس میں اور بھی سہولیات دے تا کہ دیسی مرغبانی کو فروغ ملے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! حکومت کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ ہمارے پاس کمی یا اضافہ کرنے کے لئے کوئی نہیں آیا۔ یہ کمرشل کام ہے جو چاہتا ہے وہ کرے اور جو نہیں کرنا چاہتا وہ نہ کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1383 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب منیب الحق کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: ملاوٹ شدہ کھل بنولہ کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

***1383: جناب منیب الحق:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف)　کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ کے مختلف مقامات پر ملاوٹ شدہ بنولہ / کھل تیار کیا جا رہا ہے جس میں چاول کا چھلکا اور مضر صحت کلر استعمال کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ مکروہ دھندہ ضلع اوکاڑہ میں عروج پر ہے جس سے بھینس اور دوسرے جانور متعدد بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ج) جعلی کھل / بنولہ بنانے والے یونٹ کو چیک کرنے کے لئے مذکورہ محکمہ کے پاس کون سی مشینری اور کیا میکنزم ہے گزشتہ چھ ماہ کے دوران بصیر پور، منڈی احمد آباد اور طاہر کلاں کے علاقہ جات میں ان جعلی یونٹوں کے خلاف کتنی ایف آئی آر درج کروائی گئیں اور ان کو کتنے جرمانے کئے گئے تفصیل بتائیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایسے عناصر کے خلاف کارروائی کرنے اور ملاوٹ سے پاک کھل چوکر وغیرہ شہریوں کو مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):

(الف) جی ہاں! یہ بات جزوی طور پر درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بات جزوی طور پر درست ہے۔

(ج) محکمہ کی طرف سے نوٹیفائیڈ انسپکٹر تحصیل اور ضلع کی سطح پر ملاوٹ شدہ کھل کی روک تھام کے لئے اقدامات جاری رکھے ہوئے ہیں۔ گزشتہ چھ ماہ کے دوران ان علاقہ جات میں کوئی ایف آئی آر نہ کروائی گئی ہے جبکہ 2016 سے اب تک ضلع اوکاڑہ میں 17 ایف آئی آر درج کروائی گئی ہیں جن میں سے آٹھ تحصیل دیپالپور میں درج کروائی گئیں۔

(د) محکمہ لائیوسٹاک پنجاب فیڈ سٹف اینڈ کمپاؤنڈ فیڈ ایکٹ 2016 پر عملدرآمد کر کے ملاوٹ سے پاک جانوروں کی خوراک مہیا کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! ایک بہت ہی ضروری مسئلہ ہے پہلے مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! کس حوالے سے ضروری مسئلہ ہے؟

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں لائیو سٹاک کے پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ یہ مجھے کل بتا رہے تھے کہ انہوں نے کچھ بکریاں خریدی ہیں اور وہ بڑی عجیب سی بکریاں ہیں جو انہوں نے خریدی ہیں۔ یہ ذرا مجھے کل والی بات بتا دیں کہ وہ بکریاں کون سی اور کس قسم کی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ آغا علی حیدر نے کوئی غلط خواب دیکھ لیا ہے میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! تشریف رکھیں انہوں نے deny کر دیا ہے۔ جی، چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! یہ بہت ہی اہم معاملہ ہے اور اس میں ہم گورنمنٹ کی توجہ کے طلبگار ہیں۔ چھوٹے کاشتکار یا غریب آدمی کا source of income اس کے مویشی ہیں۔ محکمے نے اس سوال کا بالکل مبہم سا جواب دیا ہے۔ یہ جناب منیب الحق کا سوال ہے لیکن یہ میرے حلقے سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ جی ہاں! یہ بات جزوی طور پر درست ہے۔ میرا سوال یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ کے مختلف مقامات پر ملاوٹ شدہ بنولہ کھل تیار کیا جا رہا ہے جس میں چاول کا چھلکا اور مضر صحت colour استعمال کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر! دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ یہ مکروہ دھندہ ضلع اوکاڑہ میں عروج پر ہے جس سے بھینس اور دوسرے جانور متعدد بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ جزوی طور پر درست ہے۔

جناب سپیکر! کیا پارلیمانی سیکرٹری on the floor of the House بیان فرمائیں گے کہ کون سا جواب درست ہے اور کون سا جواب غلط ہے؟

جناب سپیکر! میں نے ساتھ ہی یہ پوچھا تھا کہ آخری چھ ماہ سے جو لوگ یہ مکروہ دھندہ کر رہے ہیں ان کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے ؟اور یہ مان رہے ہیں کہ یہ مکروہ دھندہ ہو رہا ہے لیکن جواب میں کہہ رہے ہیں کہ آخری چھ ماہ سے کوئی ایف آئی آر درج نہیں کی گئی اور کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):
جناب سپیکر! یہ ذرا دوبارہ سوال کریں میں نے ان کا سوال پکڑا ہوا تھا اور یہ منیب الحق کو لے کر بیٹھ گئے ہیں۔ (قہقہہ)

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! ویسے خوشی والی بات یہ ہے کہ جناب عثمان احمد خان بُزدار نے کوئی اچھا کام کیا ہے یا نہیں کیا ہے لیکن اس محکمے کے لئے بندہ اچھا select کیا ہے۔ (قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں آپ نے appreciate تو کیا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں مذاق سے ہٹ کر on oath کہہ رہا ہوں کہ یہ بڑا serious issue ہے۔ ایک غریب آدمی کے پاس لائیو سٹاک اس کی جمع پونجی ہے۔

جناب سپیکر! آپ خود دیکھ لیں میں نہیں چاہتا کہ پارلیمانی سیکرٹری یہاں پر embarrass ہوں۔ یہ ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں کہ کیا یہ جواب سمجھ میں آتا ہے؟

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کیا ملاوٹ والی خوراک وہاں پر فروخت ہو رہی ہے؟ وہ جواب دے رہے ہیں کہ یہ بات جزوی طور پر ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھ رہا ہوں کہ آخری چھ مہینے میں کوئی کارروائی کی ہے؟ کہتے ہیں کہ کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اگر صورتحال اس طرح کی ہے تو پھر محکمہ کیا کر رہا ہے؟ کیا ایسا تو نہیں ہے کہ محکمہ سازباز ہو کر خود یہ کام کروا رہا ہو؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر!Feed Act کے تحت کارروائی ہو رہی ہے، باقاعدہ ٹیسٹ کئے جاتے ہیں، چالان ہوتے ہیں،لائیو سٹاک ٹربیونل میں ایف آئی آرز جارہی ہیں اور کیس لڑے جارہے ہیں۔اگر ان کی کوئی مل ہوتی توانہیں معلوم ہوتا کہ محکمہ کیا چیز ہے پھر یہ ایسے باتیں نہ کرتے۔(قہقہہ)

چودھری افتخار حسین چھچھر:جناب سپیکر!میںprotest کرتے ہوئے ہاؤس چھوڑ دوں گا۔یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔انہوں نے اس ہاؤس کو اکھاڑہ سمجھا ہوا ہے یا یہ کوئی اصطبل ہے؟یہ خود مان رہے ہیں کہ چھ ماہ میں کوئی کارروائی نہیں کی گئی تووہاں پر محکمہ کیا کر رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر!یہ جذباتی ہو رہے ہیں ہم اپنے محکمے کو ساتھ لے کر ان کی تسلی کروالیتے ہیں یہ جہاں سے مرضی چیک کروالیں اب جو فیڈ اور کھل بنولہ وہ بالکل ٹھیک تیار ہو رہا ہے اب اس میں کوئی mixing نہیں ہوتی۔ان کے دور میں ہوتی تھی تو وہی ڈر ان کو کھا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:پارلیمانی سیکرٹری!محرک پچھلے چھ ماہ کی بات کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر!ہم نے ان کی طرح جھوٹے پرچے صرف کارروائی ڈالنے کے لئے نہیں دینے۔پرچہ تو وہی ہو گا جو ٹیسٹ کے بعد ہو گا۔میں کہتا ہوں کہ یہ خود ٹیسٹ کروالیں، پرائیویٹ ٹیسٹ کروا لیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر:جناب سپیکر!ٹیسٹ کے لئے تو پارلیمانی سیکرٹری خود بہت بڑی لیبارٹری ہیں۔یہ خود تھوڑا سا چکھ کر بتادیں تو ٹیسٹ اچھا ہو جائے گا۔(قہقہہ)

جناب سپیکر!یہ اب ایوان میں مان جائیں کہ انہوں نے غلط جواب دیا ہے۔انہوں نے پہلے جواب میں کہا ہے کہ یہ بات جزوی طور پر درست ہے۔اب یہ کہہ رہے ہیں کہ ہر چیز قواعد وضوابط کے مطابق بالکل ٹھیک ہو رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ہم نے اس لئے لکھا تھا کہ جزوی طور پر درست ہے کیونکہ جب زمیندار خوراک میں خود بھی mixing کرتے ہیں، وہ کبھی چوکر ملا لیتے ہیں اور کھل میں پانی یا کوئی اور چیز ڈال لی۔ یہ بات درست ہے لیکن جو feed mills ہیں اگر ان میں سے کوئی mixing کرے گا تو ان پر FIR درج ہوگی۔اس کے علاوہ محکمہ کے پاس ٹیسٹ کے لئے بین الاقوامی معیار کے مطابق لیبارٹریز موجود ہیں۔اگر آپ کو کسی پر شک ہے، آپ کا مخالف نہ ہو تو آپ بالکل چیک کرواسکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! FIRs کتنی درج ہوئی ہیں اور کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ضلع اوکاڑہ میں جو FIRs رجسٹرڈ ہوئی ہیں وہ میں پڑھ کر بتا دیتا ہوں۔ حافظ نذیر حسین بابر ٹریڈرز فیصل آباد روڈ اوکاڑہ۔۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! یہ تاریخ بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! 13-12-2015۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں نے ابھی ایک پڑھی ہے تو یہ اچھل پڑے ہیں۔ یہ تھوڑا صبر تو کریں۔ ملک جاوید کھل بنولا عظیم سپر مارکیٹ دیپالپور اوکاڑہ۔۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! تاریخ بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! یہ سوال 2016۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! یہ ذرا سن لیں۔ میں نے ساری چیزیں بتانی ہیں۔ آپ دیکھ لیں سال 2016 میں اِنہوں نے کارروائی کے لئے جھوٹا پرچہ دے دیا تھا۔ یہ ان کی کارروائی ہے۔ آپ اب ان کی باتیں سن لیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سال 2018 کے بعد تحصیل دیپالپور کی ایک FIR ہے وہ آپ دکھادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! محمد اشرف شیر گڑھ روڈ 2018-08-31---(قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری افتخار حسین چھچھر! ایک ایف آئی آر آچکی ہے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آغا علی حیدر!

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری سے ایک بہت ضروری سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! اس سوال سے relevant question ہونا چاہئے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ انہوں نے تو کوئی ایف آئی آر نہیں کروائی تھی لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ میں نے کٹے لینے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! آپ سوال کریں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میرا بہت اہم سوال ہے اور پارلیمانی سیکرٹری سے متعلقہ سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! آپ بھی ماشاء اللہ مجھے صحت کے مطابق اتنے ہی اہم لگ رہے ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! جو یہ آج کل خوراک جانوروں کو دے رہے ہیں اس میں پروٹینز شامل نہیں ہیں کیونکہ ساری خوراک پارلیمانی سیکرٹری لے جاتے ہیں۔ اب میں صرف کٹے خریدنا چاہتا ہوں تو آپ مہربانی کرکے پارلیمانی سیکرٹری کو یہ حکم دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! آپ سوال کر رہے ہیں تو یہ آپ کی طرف سے request ہے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! ان کٹوں کی خوراک یہ مجھے مفت مہیا کریں۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! آغا علی حیدر آپ تشریف رکھیں۔ Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ یہ اپنا سوال repeat کر دیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! ان کو میری بات کی سمجھ ہی نہیں آرہی۔ میں یہ کہہ رہا ہوں جو خوراک یہ بنا کر ڈسپنسریوں میں بھیج رہے ہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ وہ تمام خوراک پارلیمانی سیکرٹری کو لگ رہی ہے لہٰذا ہمارے جانوروں کے لئے کوئی بہتر خوراک کا انتظام کیا جائے جو ہم اپنے جانوروں کو دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری تمام خوراک خود کھا رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! یہ جھوٹ بولتے رہے ہیں کہ میں نے ایچی سن کالج سے تعلیم حاصل کی ہے تو مجھے آج پتا چلا ہے کہ ان کی ایچی سن کالج میں کنٹین تھی۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ مجھے ان کا سوال سن کر بہت حیرت ہوئی ہے کبھی یہ کہہ رہے تھے کہ میرے ذہن میں خیال آیا اور کبھی کچھ کہہ رہے تھے۔ آپ ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں کہ ان کا پہلا سوال کچھ اور دوسرا کچھ اور تھا ان کو ایک منٹ بعد بات کا ہی نہیں پتا ہوتا کہ کیا بات کی ہے۔ جہاں تک معزز ممبر ونڈے اور خوراک کی بات کر رہے ہیں تو یہ حکومت ونڈا اور خوراک نہیں دے رہی لیکن ان کو شک ہے کہ میں ان کا حق کھا رہا ہوں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ جو خوراک یہ دے رہے ہیں وہ صحیح نہیں ہے بلکہ وہ خوراک خود ان ہی کو لگ رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1517 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل صادق آباد میں ویٹرنری ہسپتالوں
کی تعداد اور ان میں سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*1517: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل صادق آباد میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں کتنی ہیں ؟

(ب) ان میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں ؟

(ج) کون کون سے ہسپتال اور ڈسپنسریوں میں کون سی ادویات اور ویکسین مفت فراہم کی جاتی ہے ؟

(د) کن کن ایریاز اور کتنے عرصہ دورانیہ کے لئے موبائل یونٹ ویٹرنری ہسپتال کی سہولت فراہم کی جارہی ہے ؟

(ہ) کہاں کہاں ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف کی کب سے اسامیاں خالی ہیں اور کب تک پر کر دی جائیں گی ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):

(الف) تحصیل صادق آباد میں سات ویٹرنری ہسپتال اور 9 ڈسپنسریاں اور ایک موبائل ویٹرنری ڈسپنسری ہے۔

(ب) ویٹرنری ہسپتالوں میں لائیوسٹاک فارمرز کو علاج معالجہ ، حفاظتی ٹیکہ جات ، مصنوعی نسل کشی اور سہولت سنٹر جیسی سہولیات مہیا ہیں۔

(ج) تحصیل صادق آباد کے تمام ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں تمام ادویات اور ویکسین مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تحصیل صادق آباد میں موبائل ویٹرنری یونٹ کی سہولت سوموار تا جمعہ صبح 9:00 بجے سے شام 4:00 بجے تک دور دراز علاقوں میں ٹور پروگرام کے تحت شیڈول کے مطابق فراہم کی جارہی ہے ، ماہ رواں کا ٹور پروگرام کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تحصیل صادق آباد میں ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف کی خالی اسامیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ ایڈیشنل پرنسپل ویٹرنری آفیسر بی ایس۔19،ویٹرنری ہسپتال صادق آباد نومبر 2018
2۔ سینئر ویٹرنری آفیسر بی ایس۔18،ویٹرنری ہسپتال احمد پور لمہ نومبر 2017
3۔ ویٹرنری آفیسر ہیلتھ بی ایس۔17،ویٹرنری ہسپتال چک نمبر P/173 فروری 2019
4۔ ویٹرنری آفیسر ہیلتھ بی ایس۔17،ویٹرنری ڈسپنسری کوٹ سبزل اگست 2017
5۔ ویٹرنری آفیسر ہیلتھ بی ایس۔17،ویٹرنری ڈسپنسری شہباز پور اگست 2017
6۔ ویٹرنری آفیسر ہیلتھ بی ایس۔17،ویٹرنری ڈسپنسری بھٹہ واہن اگست 2017

مندرجہ بالا تمام اسامیوں کو پر کرنے کے لئے حکام بالا کو آگاہ کیا جا چکا ہے۔امید ہے یہ اسامیاں جلد پُر کر دی جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر!سوال پر جانے سے پہلے میں کچھ عرض کرنا چاہوں گا اور وہ یہ ہے کہ اسمبلی کا ماحول بڑا عجیب بنا ہوا ہے۔ آج سے چار روز پہلے سے ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ اریگیشن پر بات ہوئی تو ہمارے اپوزیشن کے دوستوں نے کورم پوائنٹ آؤٹ کر دیا اس کے بعد ہیلتھ کی باری آئی پھر بھی انہوں نے کورم پوائنٹ آؤٹ کر دیا اور کل پرائیویٹ ممبر ڈے تھا پھر کورم پوائنٹ آؤٹ کر دیا۔ آج لائیو سٹاک کی بات ہو رہی ہے تو یہ چل رہا ہے۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری کے نام کا نہیں پتا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کا نام رانا شہباز صاحب ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر!لائیو سٹاک کا محکمہ

That comprises of 50 percent of the Country is total GDP. 23 percent of Pakistan's GDP of Agriculture comes from Live Stock.

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سوال کریں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! یہ جو گفتگو ہو رہی ہے we are the fifth largest producers of milk in the world. اس قسم کے ماحول میں I will not like to address my question. Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے لیکن آپ کے دو سوال ہوگئے ہیں۔ آپ نے ایک سوال دوسرے ممبر کے behalf پر کیا ہے. You cannot do it.

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پھر میرا سوال pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ یہ سوال نمبر 1558 کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1563 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: نور تھل بلوچاں لائیو سٹاک فارم سے متعلقہ تفصیلات

*1563: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نور تھل بلوچاں لائیو سٹاک فارم تحصیل خیر پور ٹامیوالی ضلع بہاولپور کتنے رقبے پر محیط ہے، کتنے رقبے پر فصلیں کاشت ہوتی ہیں، کتنے رقبے پر جانوروں کے شیڈ، بلڈنگ اور کتنے رقبہ پر دفاتر بنے ہوئے ہیں؟

(ب) مذکورہ فارم میں کتنے جانور کون کون سی نسل کے ہیں ان جانوروں کی خوراک اور نگہداشت کے اخراجات جنوری سال 2018 سے فروری 2019 تک کتنے ہوئے اس عرصہ کے دوران کتنے جانور فروخت کئے گئے اور ان سے کتنی رقم وصول ہوئی، تفصیل بتائیں؟

(ج) جنوری سال 2017 تا فروری 2019 تک مذکورہ فارم پر کون سی فصلیں کاشت کی گئیں اور کتنا رقبہ خالی رہا مذکورہ فارم میں کون کون سی مشینری استعمال ہوتی ہے کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ فارم سے حکومت کو ہر سال کافی نقصان ہوتا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ فارم کا خالی رقبہ لیز یا پٹہ پر دینے اور فارم کو منافع بخش بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):

(الف) مذکورہ فارم 500 ایکڑ پر مشتمل ہے۔ فارم میں کوئی فصل کاشت نہ کی جاتی ہے۔ 25 ایکڑ پر جانوروں کے شیڈ، بلڈنگ اور دفاتر بنائے گئے ہیں۔

(ب) مذکورہ فارم میں کوئی جانور نہ ہے۔

(ج) مذکورہ فارم پر کوئی فصل کاشت نہیں کی جاتی ہے۔ 413 ایکڑ رقبہ خالی پڑا ہے۔ مذکورہ فارم میں سالانہ ملازمین کی تنخواہوں کے علاوہ کوئی خرچہ نہ کیا جاتا ہے۔

(د) مذکورہ فارم کو ٹھیکہ یا لیز پر دینے کا کوئی منصوبہ نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! یہ جو میرا سوال ہے اس کے مطابق جو انہوں نے جواب دیا ہے کہ 500 ایکڑ پر مشتمل رقبہ لائیو سٹاک فارم کے لئے مختص کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ یہ رقبہ ہماری حکومت میں مختص ہو گیا تھا کیونکہ یہ کسی کی پرائیویٹ لینڈ تھی جو ہم نے لائیو سٹاک کے فارم کے لئے دی تھی اس کے بعد ہماری حکومت چلی گئی اس کے بعد انہوں نے اس فارم میں کوئی جانور رکھے ہیں، اس رقبے کو utilize کرنے کے لئے لیز پر دے رہے ہیں اور نہ ہی وہاں پر کوئی فصلیں اُگا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جو انہوں نے فنڈ مختص کیا ہوا ہے وہ کہاں جا رہا ہے اور یہ کب تک وہاں پر جانور رکھیں گے اگر یہ وہاں پر جانور نہیں رکھنا چاہتے تو کیا یہ اس کو لیز پر دینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! یہ سرکاری زمین تھی۔ آج وہاں پر جنگلات ہیں لوگوں کے جانور یہاں پر آکر چرتے ہیں اور ان کا علاج بھی ہوتا ہے۔ یہ سرکاری جگہ پر ہے اس کو لیز پر دینے کا کوئی ارادہ نہیں ہے کیونکہ یہ سارا desert ایریا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! یہاں جواب میں لکھا ہوا ہے کہ مذکورہ فارم میں کوئی جانور نہیں ہے، مذکورہ فارم پر کوئی فصل کاشت نہیں کی جاتی اور جو فنڈ ہے اس سے صرف ملازمین کو تنخواہ دی جاتی ہے۔ جب یہاں پر جانور ہی کوئی نہیں ہے تو ان کا علاج یہاں پر کہاں سے ہوتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! اس کا کوئی فنڈ مختص نہیں ہے بلکہ یہ چراگاہ ہے لوگوں کے جانور چرتے ہیں۔ وہاں فارم کا اپنا ذاتی کوئی جانور نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! وہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں محکمے کا کوئی فارم ہاؤس نہیں ہے بلکہ وہاں لوگوں کے جانور آتے ہیں اور ان کا وہاں پر treatment کیا جاتا ہے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! آپ جواب پڑھیں اس میں باقاعدہ لکھا ہوا ہے کہ مذکورہ فارم 500 ایکڑ پر مشتمل ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ یہ 500 ایکڑ رقبہ کو کہاں utilize کر رہے ہیں؟ ویسے تو ان کی گورنمنٹ revenue generate کرنے کی بات کرتی ہے اور یہ کام تو کوئی کر نہیں رہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! یہ رقبہ میں نے نہیں دیا یہ پچھلی گورنمنٹ نے دیا ہے لیکن ہم یہاں پر آسٹریلین کیکر لگا رہے ہیں اور یہ چراگاہ کا رقبہ ہے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! وہاں پر جانوروں کے لئے shed بنے ہوئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! جب خشک سالی آتی ہے تو لوگ اپنے جانور یہاں لے آتے ہیں حکومت ان کو ونڈا دیتی ہے پھر وہ جانور خشک سالی کے دنوں میں ادھر رہتے ہیں اور ان کا علاج معالجہ بھی ادھر ہوتا ہے۔ جب وہاں پانی نہیں ملتا تو ٹینکروں سے ان کو پانی دیا جاتا ہے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! ان کا جواب satisfactory نہیں ہے اور انہیں خود بھی کچھ نہیں پتا اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ ان سے کہیں کہ یہ اپنے محکمے پر دھیان دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1573 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1705 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں محکمہ لائیوسٹاک میں درجہ چہارم کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*1705: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)　سال 14-2013 میں صوبہ میں محکمہ لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ میں درجہ چہارم کے کتنے ملازمین کو بھرتی کیا گیا مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب)　کیا مذکورہ محکمہ میں مذکورہ بھرتی بذریعہ اشتہار کی گئی تھی؟

(ج) سال14-2013میں ضلع اوکاڑہ مذکورہ محکمہ میں کتنے ملازمین کو بطور درجہ چہارم میں بھرتی کیا گیا، ان کے نام عہدہ مع تعداد بتائیں؟

(د) کیا تمام اضلاع میں درجہ چہارم کے مذکورہ ملازمین کو ریگولر کر دیا گیا ہے، کیا ضلع اوکاڑہ میں بھی درجہ چہارم کے ملازمین کو ریگولر کیا گیا تو تفصیلات سے آگاہ کریں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):

(الف) سال14-2013میں صوبہ میں محکمہ لائیوسٹاک میں درجہ چہارم کا کوئی بھی ملازم بھرتی نہیں کیا گیا۔

(ب) مذکورہ محکمہ میں درجہ چہارم کا کوئی بھی ملازم بھرتی نہیں کیا گیا۔

(ج) سال14-2013 میں ضلع اوکاڑہ کے مذکورہ محکمہ میں درجہ چہارم کا کوئی بھی ملازم بھرتی نہیں کیا گیا۔

(د) مذکورہ محکمہ میں درجہ چہارم کا کوئی بھی ملازم بھرتی نہیں کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! کیا آپ ان کے جواب سے مطمئن ہیں؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! جس قسم کے جوابات پارلیمانی سیکرٹری دے رہے ہیں ان سے ہم سب بہت مطمئن ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Thank you for the appreciation. اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 1713 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں انسداد بے رحمی حیوانات کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

*1713: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ انسداد بے رحمی حیوانات کا محکمہ موجود ہے؟

(ب) اس محکمے کے کتنے ملازمین، جانوروں کے تحفظ کے لئے کیا کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا جانوروں کے تحفظ کا قانون موجود ہے اگر ہاں تو کیا اس پر عملاً کام کیا جا رہا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں آوارہ کتوں کو گولی مار کر ان کی نسل کو ختم کیا جا رہا ہے، اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) اس محکمے کے 78 ملازمین جانوروں کے تحفظ کے لئے کام کر رہے ہیں۔

(ج) جی ہاں! جانوروں کے تحفظ کا قانون موجود ہے اور اس پر عملاً کام کیا جا رہا ہے۔

(د) محکمہ ہذا کے متعلقہ نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر آج کے اخبار روزنامہ "ایکسپریس" میں آیا ہے کہ یہ ادارہ فعال کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے خبر کی cutting میرے پاس موجود ہے۔ پہلے یہ ادارہ فعال نہیں تھا اس لئے محکمے نے صحیح جواب نہیں دیا۔ منسٹر صاحب کی چھ مہینے کی محنت سے یہ ادارہ فعال ہونے جا رہا ہے جس کی خبر میرے پاس موجود ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اگر اس ہاؤس میں سوال کا جواب درست نہ آیا اور فاضل ممبر کہہ رہی ہیں کہ جواب درست نہیں ہے تو اس پر کارروائی ہونی چاہئے کیونکہ ماضی میں یہ ہوتا تھا کہ اگر جواب غلط آتا تھا تو اُس پر Chair کارروائی کے لئے کمیٹی تشکیل دے دیتی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور اس کی detail لے لیں گے۔

رانا مشہود احمد خان: جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب عبدالرؤف مغل کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1717 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: ڈسٹرکٹ ویٹرنری ہسپتال
میں لیبارٹری انچارج کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*1717: **جناب عبدالرؤف مغل:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ویٹرنری ہسپتال گوجرانوالہ میں واقع لیبارٹری انچارج کی پوسٹ کب سے خالی ہے؟

(ب) حکومت لیبارٹری انچارج کی پوسٹ پر تعیناتی کا کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):

(الف) ڈسٹرکٹ ویٹرنری ہسپتال گوجرانوالہ میں واقع لیبارٹری انچارج کی پوسٹ خالی نہ ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ ویٹرنری ہسپتال گوجرانوالہ میں واقع لیبارٹری انچارج کی پوسٹ پر آفیسر 15۔ مئی 2019 سے تعینات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! میں نے سوال 26۔ فروری کو دیا تھا جبکہ انہوں نے بتایا ہے کہ 15۔ مئی کو لیبارٹری انچارج کی تعیناتی کر دی گئی ہے۔ تین مہینے کے بعد تعیناتی کی گئی ہے لیکن پہلے بھی تین مہینے یہ پوسٹ خالی رہی ہے۔ لیبارٹری کا انچارج نہ ہو تو لیبارٹری کس طرح effective ہو سکتی ہے لہٰذا ڈیپارٹمنٹ کو سوچنا چاہئے۔ اگر سوال نہ جاتا تو شاید یہ پوسٹ مزید چھ مہینے خالی رہتی اور لیبارٹری غیر فعال رہتی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس کے متعلق آپ کو رولنگ دینی چاہئے کہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں اتنی دیر انچارج کیوں نہیں تھا جبکہ لوگ بے شمار جانوروں کے ٹیسٹ کے sample لے کر جاتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ relevant question ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! پہلے اس سیٹ کا چارج ڈاکٹر آمنہ کے پاس تھا لیکن اب مستقل آفیسر لگا دیا گیا ہے۔ جب کوئی پوسٹ خالی ہوتی ہے تو اُس کا چارج کسی کو دے دیا جاتا ہے۔ اگر مزید یہ کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔

جناب عبدالروف مغل: جناب سپیکر! یہ بتائیں کہ کتنے مہینے یہ پوسٹ خالی رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! اس سیٹ کا اضافی چارج دیا گیا تھا لیکن تعیناتی کے بعد یہ سیٹ پُر ہو گئی ہے۔

جناب عبدالروف مغل: جناب سپیکر! مستقل انچارج سے پہلے کتنے مہینے یہ سیٹ خالی رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! جب کسی کو اضافی چارج مل جاتا ہے تو اُس سیٹ کو خالی تصور نہیں کیا جاتا۔

جناب عبدالروف مغل: جناب سپیکر! آپ گوجرانوالہ میں آکر چیک کریں کہ لیبارٹری کی کیا efficiency ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! میں جمعہ پڑھ کر آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ یہ سیٹ صرف دو ماہ خالی رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقفہ سوالات کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):
جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں جانوروں کی شماری سے متعلقہ تفصیلات

***1061: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں جانوروں کی شماری آخری بار کب کی گئی کیا پنجاب لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ نے یہ جانور شماری خود کی یا اکنامک سروے کی جانور شماری پر ہی انحصار کیا گیا؟

(ب) اس جانور شماری کے مطابق صوبہ میں جانوروں کی تعداد کتنی ہے ہر جانور کی تعداد اور اس شماری کے اعداد وشمار کے بارے میں آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ جانور پنجاب کے عوام کو گوشت اور دودھ کی فراہمی کے لئے کافی ہیں اگر نہیں تو محکمہ ان جانوروں کی تعداد کے اضافہ کے لئے کیا اقدامات کر رہا ہے؟

(د) کیا درست ہے کہ اس جانور شماری میں چولستانی گائے کی نسل کم ہونے کا انکشاف ہوا ہے اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) صوبہ پنجاب میں جانوروں کا شمار مالی سال 18-2017 کے دوران کیا گیا اور یہ مال شماری محکمہ لائیو سٹاک پنجاب کے عملہ نے خود کی۔

(ب) مذکورہ بالا مال شماری کے مطابق صوبہ میں جانوروں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

1. بڑے جانور (گائے بھینس) 28,638,742
2. چھوٹے جانور (بھیڑ / بکریاں) 20,623,404

3. دیگر جانور (اونٹ، گھوڑے، گدھے اور خچر) 865,586

4. دیسی مرغیاں 23,186,296

(ج) جانوروں کی موجودہ تعداد عوام کے کھانے کے رجحان کے مطابق کافی ہے۔ البتہ محکمہ فی جانور پیداوار بڑھانے کے لئے مختلف اقدامات کر رہا ہے مثلاً جانوروں کی نسل میں بہتری، اچھی اور متوازن خوراک اور بہتر نگہداشت کے لئے کسانوں کی راہنمائی کر رہا ہے۔

(د) اس جانور شماری میں چولستانی نسل کی گائے کو علیٰحدہ سے شمار نہیں کیا گیا۔

محکمہ کی طرف سے پولٹری یونٹس کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*1062: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ پنجاب کے زیر اہتمام پولٹری یونٹس کی عوام کو فراہمی کا سلسلہ جاری ہے یہ منصوبہ کب شروع ہوا اور اب تک کتنے پولٹری یونٹس عوام میں تقسیم کئے گئے ہیں؟

(ب) صوبہ میں محکمہ کے کتنے پولٹری فارم کہاں کہاں واقع ہیں ان پولٹری فارم پر سالانہ کتنا خرچ ہوتا ہے اور سالانہ مرغیوں کی کتنی پیداوار ہے؟

(ج) ان فارم میں مرغیوں کو فیڈ میں کیا کھلایا جاتا ہے اس فیڈ کے اجزاء ترکیبی کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) محکمہ کے زیر اہتمام پولٹری یونٹس کی عوام کو فراہمی کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ منصوبہ 2014 میں شروع ہوا اور اب تک عوام کو کل 1,59,793 پولٹری یونٹس تقسیم کئے گئے۔

(ب) صوبہ میں محکمہ کے زیر انتظام 10 پولٹری فارمز کام کر رہے ہیں۔ان کے محل وقوع کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	فارم مع مقام
1۔	بریڈنگ فارم راولپنڈی
2۔	بریڈنگ فارم بہاولپور
3۔	پولٹری ریئرنگ فارم ملتان
4۔	پولٹری ریئرنگ فارم سرگودھا
5۔	پولٹری ریئرنگ فارم دینہ (ضلع جہلم)
6۔	پولٹری ریئرنگ فارم گجرات
7۔	پولٹری ریئرنگ فارم بہاولنگر
8۔	پولٹری ریئرنگ فارم اٹک
9۔	پولٹری ریئرنگ فارم میانوالی
10۔	پولٹری ریئرنگ فارم رکھ غلاماں (ضلع بھکر)

ان پولٹری فارمز پر سال 18-2017 کے دوران 201.10 ملین روپے خرچہ ہوا اور ان فارمز پر سالانہ مرغیوں کی پیداوار 5,43,179 ہے۔

(ج) مرغیوں کو کھلائی جانے والی فیڈ کے اجزاء میں مکئی، نکو، رائس پالش، چوکر گندم، گلوٹن، کینولا میل، سن فلاور میل، سویابین میل، گوار میل، ماربل پوڈر، ڈی سی پی، خوردنی نمک وحیاتین وامینو ترشے کا مرکب، شیرہ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

لاہور: اینیمل سائنسز یونیورسٹی کی لیبارٹری میں کئے جانے والے ٹیسٹوں سے متعلقہ تفصیلات

***1084: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری و اینیمل سائنسز لاہور کی لیبارٹری میں کون سے ٹیسٹ ہوتے ہیں اور کس ٹیسٹ کی کیا فیس ہے؟

(ب) اس لیبارٹری پر کتنی لاگت آئی اور یہ کب تعمیر ہوئی، اس لیبارٹری میں کتنے جانوروں کی کن اہم بیماریوں کی تشخص ہوتی ہے؟

(ج) سال 2008 سے 2018 تک اس لیبارٹری کو حکومت نے کتنے فنڈز دیئے، ہر سال کی الگ تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور کی لیبارٹری میں کئے جانے والے ٹیسٹ اور ان کی فیس کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس لیبارٹری پر 38.108 ملین روپے کی لاگت آئی اور یہ 1998 کو تعمیر ہوئی۔ اس لیبارٹری میں جانوروں (بھینس، گائے، بھیڑ، بکری، گھوڑا، گدھا، بلی، کتا، اونٹ اور مرغی) کی اہم بیماریوں کی تشخیص کی جاتی ہے:

1. بھینس اور گائیوں میں بروسیلہ، منہ کھر
2. مرغیوں میں رانی کھیت، انفلوئنزا
3. بھیڑ بکریوں میں پی پی آر، اینٹروٹاکسیمیاں
4. کتا اور بلی میں باؤلا پن اور ریبیز
5. گھوڑوں اور گدھوں میں گلینڈر اور انفلوئنزا۔

(ج) سال 2008 سے 2018 تک اس لیبارٹری کو حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی فنڈز نہیں دیئے گئے۔

صوبہ میں محکمہ کی طرف سے دیہی مرغ فارمنگ کے لئے اُٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***1085: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ پنجاب پولٹری یونٹس کی تقسیم کر رہا ہے، اس محکمہ نے دیہی مرغ فارمنگ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور اس مقصد کے لئے سال 2015 سے 2018 تک کتنا بجٹ رکھا گیا؟

(ب) کیا محکمہ دیہی مرغ کے نجی فارم رجسٹرڈ کرتا ہے اگر رجسٹرڈ کرتا ہے تو صوبہ میں دیہی مرغ کے کتنے فارم رجسٹرڈ ہیں نیز حکومت کے اپنے فارموں پر گولڈن، براؤن اور مصری مرغیوں کی پرورش کس طرح کی جاتی ہے کیا ان مرغیوں کے بچے بازار سے خریدے جاتے ہیں اوران کو فیڈ میں کیا دیا جاتا ہے؟

(ج) کیا دیہی مرغ فارمنگ کے لئے محکمہ کی طرف سے فارمر کو کوئی سہولت دی جاتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی ہاں! محکمہ نے دیہی مرغ فارمنگ کے لئے، مرغیوں کی بہتر پرورش اور بیماریوں کی روک تھام، خواتین و حضرات کے لئے تربیتی پروگرام جیسے اقدامات اٹھائے ہیں۔ محکمہ لائیوسٹاک نے سال 2015 سے 2018 تک کے لئے 247.190 ملین روپے کا بجٹ رکھا۔

(ب) جی ہاں! صوبہ میں دیہی مرغ کے 541 فارم رجسٹرڈ ہیں۔ ان بریڈنگ فارمز پر گولڈن، مصری، بلیک آسٹرالارپ، نیکڈنیک اور دیسی مرغیوں کی نسل کشی کے نتیجے میں مخلوط نسلیں تیار کی جاتی ہیں ان کے بچے بازار سے خریدنہ کئے جاتے ہیں ان کو فیڈ چک سٹارٹر فیڈ کھلائی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ کی طرف سے دیہی مرغ فارمنگ کے لئے فارمرز کو مشورہ جات، علاج معالجہ اور پرندوں کی فراہمی جیسی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔

بہاولپور: ویٹرنری یونیورسٹی کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

***1219: ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت کے دور میں بہاولپور میں ویٹرنری یونیورسٹی بنانے کی منظوری ہوئی تھی اوراس کے لئے رقبہ بھی مختص کیا گیا تھا؟

(ب) اس کے لئے کتنی رقم سال 19-2018 میں مختص کی گئی ہے؟

(ج)　اس پر کتنا کام ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(د)　D.V.M کی کلاسز کا عارضی اجراء کس جگہ کیا گیا ہے؟

(ہ)　یہ یونیورسٹی کب تک مکمل ہو گی؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف)　جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب)　اس کے لئے سال 19-2018 میں 1204.00 ملین روپے رقم مختص کی گئی ہے۔

(ج)　اس پر اب تک 88 فیصد کام ہوا ہے اور 12 فیصد بقایا ہے۔

(د)　D.V.M کی کلاسز کا اشتہار آچکا ہے۔

(ہ)　یہ یونیورسٹی جون 2019 میں مکمل ہو گی۔

رحیم یار خان میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

***1573: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)　ضلع رحیم یار خان میں کتنے اور کس کس جگہ ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب)　ضلع ہذا میں کتنے موبائل یونٹ کام کر رہے ہیں؟

(ج)　ضلع ہذا میں روزانہ کتنے جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے؟

(د)　ضلع ہذا میں کس کس جگہ مزید شفاخانہ حیوانات قائم کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف)　ضلع رحیم یار خان میں 27 ویٹرنری ہسپتال اور 37 ڈسپنسریاں ہیں۔ جن کے محل وقوع کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)　ضلع ہذا میں کل پانچ موبائل ویٹرنری یونٹ کام کر رہے ہیں۔

(ج)　ضلع ہذا میں تقریباً 2400 جانوروں کا روزانہ علاج کیا جاتا ہے۔

(د)　موجودہ مالی سال میں ضلع ہذا میں کوئی شفاء خانہ حیوانات کی تجویز نہ ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں ویٹرنری ہسپتال میں
رات کے اوقات میں ایمرجنسی کی سہولت کے فقدان سے متعلقہ تفصیلات

*1809: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنے ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کسی بھی ویٹرنری ہسپتال میں شام / رات کے اوقات میں ایمرجنسی کی سہولت نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کے کسی بھی ویٹرنری ہسپتال میں بیمار جانور داخل کرنے کی سہولت نہ ہے؟

(د) تحصیل رحیم یار خان کے ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری میں تعینات ڈاکٹرز و عملہ کے نام و عہدہ بتایا جائے؟

(ہ) حکومت مذکورہ ویٹرنری سنٹروں کے مسائل کب تک حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز تحصیل رحیم یار خان کے ویٹرنری ہسپتال میں میڈیسن کی مد میں سال 19-2018 میں کتنا فنڈز دیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں 27 ویٹرنری ہسپتال اور 37 ڈسپنسریاں اور پانچ موبائل ویٹرنری ڈسپنسریاں قائم ہیں جن کے محل وقوع کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(د) تحصیل رحیم یار خان کے ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریز میں تعینات ڈاکٹرز و عملہ کے نام و عہدہ کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حکومت ویٹرنری سنٹروں کے مسائل بتدریج حل کر رہی ہے نیز سال 19-2018 میں تحصیل رحیم یار خان کے ویٹرنری ہسپتالوں میں میڈیسن کی مد میں تقریباً 30لاکھ کے فنڈز مہیا کیئے گئے۔

پی پی۔251 بہاولپور میں ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

*1891: **ملک خالد محمود بابر**: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔251 بہاولپور میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کام کر رہا ہے۔ کتنی اسامیاں کس کس جگہ خالی ہیں۔

(ج) کون کون سے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ڈاکٹر اور عملہ نہ ہونے کی وجہ سے عملاً بند ہیں؟

(د) ان کی عمارات کی حالت کیسی ہے؟

(ہ) کیا ان میں جانوروں کا مناسب علاج ہوتا ہے اور ان کے لئے ویٹرنری ادویات میسر ہیں؟

(و) حکومت ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی بلڈنگ جو خستہ حالت میں ہیں ان کو بنانے اور دیگر سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) پی پی۔251 بہاولپور میں ایک ویٹرنری ہسپتال اور چھ ڈسپنسریاں ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔	سول ویٹرنری ہسپتال مبارک پور	2۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری حیدرپور
3۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری خیرپور ڈاہا	4۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری ہتھیجی
5۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری جانووالا	6۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری گھلواں
7۔	سول ویٹرنری ڈسپنسری نوناری		

(ب) مذکورہ ویٹرنری اداروں میں چار ویٹرنری ڈاکٹرز اور سات دیگر عملہ کام کر رہا ہے جبکہ سول ویٹرنری ڈسپنسری نوناری میں اے آئی ٹیکنیشن کی ایک اسامی خالی ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں کوئی ہسپتال یا ڈسپنسری بند نہ ہے۔

(د) مذکورہ اداروں کی عمارات قابل استعمال حالت میں ہیں۔

(ہ) جی ہاں! ان میں جانوروں کا مناسب علاج ہوتا ہے اور ان کے لئے ضروری ادویات وافر مقدار میں میسر ہیں۔

(و) مذکورہ اداروں کی عمارات قابل استعمال ہیں۔

ضلع بہاولپور: چک کٹورا لائیوسٹاک فارم کے رقبہ کی تعداد اور پٹہ داروں کے زیر استعمال رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*1990: **جناب محمد افضل گل**: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ لائیوسٹاک فارم چک کٹورا ضلع بہاولپور کا کل رقبہ کتنا ہے۔ کتنا رقبہ محکمہ اور کتنا رقبہ پٹہ داروں کے زیر استعمال ہے، پٹہ داروں کی کل تعداد کتنی ہے نیز اس سے ہونے والی سالانہ آمدن سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے پٹہ داروں کے ٹھیکہ جات کی رقم میں مزید اضافہ کیا ہے اگر درست ہے تو کتنا اضافہ کیا گیا ہے اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت پچاس سال سے زائد عرصہ کے پٹہ داروں کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) مذکورہ لائیوسٹاک فارم پر دودھیل جانوروں سے کل کتنا دودھ حاصل ہوتا ہے۔ ان کی تعداد اور حاصل ہونے والی انکم کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) گورنمنٹ لائیوسٹاک فارم چک کٹورا ضلع بہاولپور کا کل رقبہ 1304 ایکڑ ہے۔ 602 ایکڑ رقبہ محکمہ کے پاس ہے جبکہ 702 ایکڑ رقبہ پٹہ داروں کے زیر استعمال ہے۔ پٹہ داروں کی کل تعداد 82 ہے۔ پٹہ داران سے ہونے والی آمدنی برائے سال 19-2018، 5.33 ملین روپے ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ موجودہ حکومت نے پٹہ داروں کے ٹھیکہ جات میں کوئی اضافہ نہ کیا ہے۔

(ج) فی الحال اس طرح کی کوئی پروپوزل زیر غور نہ ہے۔

(د) مذکورہ لائیوسٹاک فارم پر دودھیل جانوروں سے کل 1,41,165 لیٹر دودھ حاصل ہوتا ہے۔ فارم پر کل بھینسوں کی تعداد 131 راس ہے جبکہ دودھ دینے والی بھینسیں 67 ہیں۔ مذکورہ فارم پر دودھ سے حاصل ہونے والی سالانہ آمدن برائے سال 19-2018، 6.216 ملین روپے ہے۔

صوبہ پنجاب میں حلال میٹ ایجنسی کے قیام،
اغراض ومقاصد اور مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*2009: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں حلال میٹ ایجنسی کا دفتر موجود ہے یہ کب سے ہے اور اس کا چیئرمین کون ہے اس کا عرصہ تعیناتی کیا ہے اور اس کی تعیناتی کا معیار کیا ہے؟

(ب) اس دفتر کے سالانہ اخراجات و گرانٹ کی تفصیل کیا ہے سال 17-2016، 18-2017 اور سال 19-2018 کی گرانٹ کی مکمل تفصیل اور اخراجات ڈویلپمنٹ / نان ڈویلپمنٹ بتائیں؟

(ج) اس ایجنسی کے قیام کے اغراض و مقاصد کیا ہیں اس سے کتنا فائدہ ہوا مزید بہتری کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ میں حلال میٹ ایجنسی کا دفتر موجود ہے۔ یہ ایجنسی 2016 سے وجود میں آئی ہے۔ اس کمپنی کے چیئرمین جناب جسٹس (ریٹائرڈ) خلیل الرحمٰن خان ہیں۔ ان کا عرصہ تعیناتی 2016 سے ہے۔ چیئرمین کے تقرر کے لئے متعلقہ قانون میں کوئی مخصوص معیار نہ دیا گیا ہے۔

(ب) اس دفتر کے سالانہ اخراجات و گرانٹ کی سال وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سال	گرانٹ(Allocation) (نان ڈویلپمنٹ)	اخراجات
2016-17	-	-
2017-18	-	-
2018-19	67.842 ملین روپے	-

سٹاف کی بھرتی نہ ہونے کی وجہ سے بجٹ استعمال میں نہیں لایا جا سکا۔

(ج) اس ایجنسی کے قیام کے مندرجہ ذیل اغراض و مقاصد ہیں۔

1. حلال سرٹیفکیشن جاری کرنا
2. حلال فوڈ اینڈ نان فوڈ اشیاء کی تجارت کا فروغ عمل میں لانا۔
3. حلال برانڈنگ اینڈ مارکیٹنگ کی خدمات کی فراہمی بذریعہ سرٹیفکیشن پراسس شروع کرنا۔
4. حلال انڈسٹری سے متعلقہ افراد کی صلاحیتوں میں اضافہ کے لئے تربیتی پروگرامز کا انعقاد کرنا اس ایجنسی سے ابھی تک کوئی خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا ہے کیونکہ یہ ایجنسی بوجوہ اپنے قیام کے بعد سے فعال ہو ہی نہیں سکی۔ تاہم اس ایجنسی کو مکمل طور پر فعال کرنے کی منصوبہ بندی زیر غور ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ڈی جی ریسرچ لائیو سٹاک کے فرائض سے متعلقہ تفصیلات

494: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کے ڈائریکٹر جنرل ریسرچ کے کیا فرائض ہیں؟

(ب) اس آفس کو گزشتہ مالی سال 18-2017 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اور اس آفس کی کارکردگی کیا ہے۔

(ج) محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ نے گزشتہ پانچ سالوں میں فارمر کی فلاح کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) پنجاب لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کے ڈائریکٹر جنرل ریسرچ کے فرائض درج ذیل ہیں:

- To plan, supervise, coordinate and control research activities
- To get the policies/decisions of the Government implemented
- To evaluate working/efficiency and handle administrative and financial matters

(ب) اس آفس کو گزشتہ مالی سال 18-2017 میں تنخواہ کی مد میں 20.887 ملین روپے اور غیر تنخواہی بجٹ کی مد میں 4.115 ملین روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا ہے اور اس دفتر کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔

(ج) محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے گزشتہ پانچ سالوں میں فارمرز کی فلاح کے لئے کئی اقدامات اٹھائے جن میں سے نمایاں درج ذیل ہیں:

1. ماس ویکسینیشن۔
2. ڈیورمنگ۔
3. کٹوں کو فربہ و بچھڑا بچاؤ جیسی سکیموں کا اجراء۔
4. موبائل ویٹرنری ڈسپنسریوں کا قیام۔
5. مال شماری۔
6. موبائل ٹریننگ سکول کا قیام۔

صوبہ میں پروگرام ویکسینیشن مویشیاں سے متعلقہ تفصیلات

496: رانا منور حسین: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل کی سطح پر صوبہ بھر میں پروگرام برائے ویکسینیشن مویشیاں ترتیب دیا جاتا ہے؟

(ب) مرغیوں کی تقسیم کا کیا طریق کار اختیار کیا گیا ہے اور میرٹ لسٹ کس بنیاد پر ترتیب دی گئی ہے؟

(ج) ضلع سرگودھا میں تین سال سے زیادہ عرصہ سے کتنے افسران تعینات ہیں ان کی تفصیل بتائیں؟

(د) کیا ویٹرنری اسسٹنٹ اور AI ٹیکنیشن کو دی گئی فیلڈ کی سہولیات برقرار ہیں اور ادویات کی فراہمی جاری رہے گی؟

(ہ) چک نمبر 130 جنوبی سلانوالی ضلع سرگودھا کے سنٹر سمیت پرانے سنٹرز کی مرمت کا کام کب تک مکمل کیا جائے گا۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) دیہاتی علاقوں سے تعلق رکھنے والوں کو پہلے آئیے پہلے پائیے کی بنیاد پر مرغیاں تقسیم کی جاتی ہیں۔

(ج) ضلع سرگودھا میں تین سال سے زیادہ عرصہ سے جو افسران تعینات ہیں ان کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ویٹرنری اسسٹنٹ اور AI ٹیکنیشن کو دی گئی فیلڈ کی سہولیات برقرار ہیں اور ادویات کی فراہمی بھی جاری ہے۔

(ہ) چک نمبر 130 جنوبی سلانوالی ضلع سرگودھا میں کوئی ویٹرنری سنٹر نہ ہے۔

ضلع ساہیوال میں ویٹرنری ہسپتال / ویٹرنری ڈسپنسریز

نیز پی پی۔198 میں علیحدہ ویٹرنری ہسپتال و ڈسپنسریز سے متعلقہ تفصیلات

608: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں اس وقت کتنے ویٹرنری ہسپتال / ویٹرنری ڈسپنسریز موجود ہیں مزید برآں حلقہ پی پی۔198 بالخصوص ضلع میں علیحدہ علیحدہ ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری وار Define کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ہذا میں مویشیوں کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریز اور عملہ انتہائی کم ہے؟

(ج) ضلع ساہیوال میں کتنے ویٹرنری ڈاکٹر و دیگر عملہ کام کر رہا ہے نیز ایڈمنسٹریشن سٹاف کتنا اور کتنے عرصہ سے تعینات ہیں SNE کے مطابق کتنی کمی ہے کب تک پوری ہو جائے گی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف)　ضلع ساہیوال میں 13 ویٹرنری ہسپتال اور 67 سول ویٹرنری ڈسپنسریز اور پانچ موبائل ویٹرنری ڈسپنسریز کام کر رہی ہیں جبکہ حلقہ پی پی۔198 میں ایک ویٹرنری ہسپتال اور گیارہ ویٹرنری ڈسپنسریز موجود ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1. سول ویٹرنری ہسپتال R-5/79
2. سول ویٹرنری ڈسپنسری L-9/93
3. سول ویٹرنری ڈسپنسری L-9/98
4. سول ویٹرنری ڈسپنسری L-9/91
5. سول ویٹرنری ڈسپنسری L-9/11
6. سول ویٹرنری ڈسپنسری L-9/112
7. سول ویٹرنری ڈسپنسری L-9/133
8. سول ویٹرنری ڈسپنسری L-9/118
9. سول ویٹرنری ڈسپنسری R-6/96
10. سول ویٹرنری ڈسپنسری R-6/87
11. سول ویٹرنری ڈسپنسری R-6/91
12. سول ویٹرنری ڈسپنسری کمیر

(ب)　یہ درست نہ ہے۔

(ج)　ضلع ساہیوال میں اس وقت 73 ویٹرنری ڈاکٹر اور 222 دیگر فیلڈ عملہ ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے جبکہ ایڈمنسٹریشن سٹاف کی تعداد 21 ہے۔ عرصہ تعیناتی کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید عملہ کی کوئی کمی ضلع ساہیوال میں نہ ہے۔

حکومت کی جانب سے مرغی پال سکیم
کے تحت مرغیوں کی تقسیم اور فروخت سے متعلقہ تفصیلات

628: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کی جانب سے مرغی پال سکیم کے دوران اب تک کتنی مرغیاں تقسیم کی گئی ہیں؟

(ب) فی سیٹ مرغی کس ریٹ سے فروخت کی گئی ہے اور یہ مرغیاں کے کن کن شہروں میں تقسیم کی گئی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اب حکومت نے مرغی پال سکیم بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) حکومت کی جانب سے مُرغی پال سکیم کے تحت سال15-2014 سے اب تک 12لاکھ 33ہزار760 مرغیاں تقسیم کی گئی ہیں۔

(ب) سال15-2014 سے اب تک فی سیٹ مرغیاں مندرجہ ذیل ریٹ پر تقسیم کی گئیں۔

سال	قیمت فی سیٹ(روپے)
2014-16	920/- (30فیصد رعائتی قیمت)
2016-18	840/- (30فیصد رعائتی قیمت)
2018-20	1200/-

یہ مرغیاں صوبہ کے تمام36اضلاع میں تقسیم کی گئی ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

صوبہ بھر میں محکمہ کے زیر انتظام ڈیری فارم کی موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

668: محترمہ سبرینہ جاوید: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کتنے ڈیری فارم ہیں اوران میں کتنے ملازمین کام کررہے ہیں، تفصیل سے بیان کریں؟

(ب) سال18-2017اور سال19-2018میں محکمہ لائیوسٹاک کو کتنا بجٹ ضلع وار فراہم کیا گیا تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بیان فرمائیں؟

(ج) صوبہ بھر کے ڈیری فارم میں جانوروں کو صحت مند رکھنے کے لئے کیا انتظامات اٹھائے جاتے ہیں تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ لائیوسٹاک کے زیر انتظام کل 20 لائیوسٹاک فارم ہیں۔ان میں ملازمین کی کل تعداد 2083 ہے۔تفصیلAnnex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 18-2017 اور سال19-2018 میں محکمہ کے زیر انتظام لائیوسٹاک فارم کا بجٹ(ضلع وار)Annex-Bایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) صوبہ بھر کے ڈیری فارم میں جانوروں کو صحت مند رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے جاتے ہیں۔

1. متوازن خوراک فراہم کرنا۔
2. منرل مکسچر (نمکیات)کا استعمال۔
3. صاف اور وافر پانی کی ہر وقت فراہمی کو یقینی بنانا۔
4. موسمی و دیگر حفاظتی ٹیکہ جات۔
5. کرم کش ادویات کا استعمال۔

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may lay the reports.

این ایف سی ایوارڈ کے عملدرآمد پر
ششماہی مانیٹرنگ رپورٹس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the reports on Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award for July-December 2016, January-June 2017 and July-December 2017.

MR DEPUTY SPEAKER: The reports on Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award for July-December 2016, January-June 2017 and July-December 2017 has been laid.

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! ذرا محترمہ کو دو منٹ بات کر لینے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: کوئی بات نہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ کل لاہور شہر کے علاقہ لیاقت آباد کے تھانے کی حدود میں ایک بچے کو زیادتی کے بعد قتل کر دیا گیا ہے۔ دس سالہ بچے کے ساتھ بیس سالہ لڑکے نے زیادتی کر کے قتل کر دیا ہے۔ آئے دن

بڑھتے ہوئے بچوں سے related sexual abuse کے واقعات ایسی آگ ہیں جس کی تپش پورے پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے۔

جناب سپیکر! آج سے کچھ عرصہ پہلے میری ایک قرارداد اس ہاؤس میں آئی تھی جس پر میں نے یہ درخواست کی تھی کہ اس issue پر بچوں کے معاملات کو دیکھتے ہوئے کوئی مستحکم چائلڈ پروٹیکشن پالیسی بنائی جائے لیکن وزیر قانون نے اسے oppose کیا تھا اور مجھے یہ بتایا گیا کہ اس پر ایگزیکٹو آرڈر آ گیا ہے کیونکہ وزیر اعلیٰ چائلڈ پروٹیکشن پالیسی وضع کر رہے ہیں یا سامنے آ رہی ہے لیکن ابھی تک کوئی چائلڈ پروٹیکشن پالیسی سامنے آئی اور نہ ہی کوئی عملدرآمد ہو رہا ہے۔ آج یہ کسی کا بچہ ہے تو میں ایک ماں ہونے کے ناتے اپنے دل کو کیسے تسلی دے دوں کہ آج میرا بچہ گھر میں، گلی میں یا اپنے سکول سے نکلتے ہوئے محفوظ ہے؟ خدارا میں اس ایوان سے، آپ سے اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ سب سے زیادہ بچوں کے تحفظ پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم یہاں کس کے لئے کام کر رہے ہیں، کیا اُن بچوں کے لئے جو آج محفوظ نہیں ہیں، کل جب وہ بچے موجود ہی نہیں ہوں گے تو یہ پاکستان کدھر جائے گا؟ مجھے اِس پر آپ کی خصوصی توجہ چاہئے۔

جناب سپیکر! میں دوبارہ یہ کہتی ہوں کہ اس پر کوئی مستحکم پالیسی بنائیں، کوئی strict آرڈر جاری کریں اور اس واقعہ کو ایسی مثال بنا دیں کہ اگر دوبارہ کوئی کسی کے بچے پر ہاتھ ڈالے تو وہ ایک بار لرز ے لیکن افسوس کہ ایسا کچھ بھی نہیں ہو رہا اور آئے دن یہ واقعات بڑھتے جا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس پر سپیکر صاحب نے ایک سپیشل کمیٹی بنا دی ہے اور اُس پر کام چل رہا ہے۔ جناب مناظر حسین رانجھا اور محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کی تحریک التوائے کار تھی جس کو take up کیا گیا ہے اور اب چائلڈ پروٹیکشن پر کام ہو رہا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! اتنی دیر نہ ہو جائے کہ واقعات بڑھتے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس پر speedy کام کر رہے ہیں۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

بلا تفریق احتساب کرنے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی اور سارے ہاؤس کی توجہ چاہوں گا۔ تقریباً ایک سال سے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری بھی اس بات کا بار بار ذکر کر چکے ہیں کہ پاکستان کے اندر دن بدن صورتحال بڑی تشویشناک ہوتی جا رہی ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی اور میرے خیال میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کو بھی احتساب سے انکار نہیں ہے، ہم یہ نہیں چاہتے کہ احتساب نہ ہو لیکن احتساب بلا تفریق سب کا اور ایک جیسا ہونا چاہئے اور لوگوں کو نظر آئے کہ انتقام نہیں بلکہ احتساب ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں حالیہ جناب خورشید شاہ کی گرفتاری کے حوالے سے عرض کروں گا کہ سندھ کے لوگوں کی تیسری یا چوتھی گرفتاری اسلام آباد سے کی جا رہی ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی صوبائیت پر یقین نہیں رکھتی کیونکہ یہ وفاق کی جماعت ہے، وفاق کی بات کرتی ہے اور وفاق کو مضبوط کرنے کے لئے پاکستان پیپلز پارٹی نے قربانیاں بھی دی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! تقریباً تیسری یا چوتھی گرفتاری اسلام آباد سے ہوئی ہے اور جڑواں شہروں کی تاریخ بھی دیکھیں تو تاریخ بھی ایسی ہے کہ یہاں سے چھوٹے صوبوں میں لاشیں جاتی رہیں۔ یہاں سے لیاقت علی خان کی لاش گئی، ذوالفقار علی بھٹو کی لاش گئی اور محترمہ بے نظیر بھٹو کی لاش گئی اور اُن لاشوں کو وصول کرنے کے بعد چھوٹے صوبوں نے پاکستان کھپّے کے نعرے لگائے۔

جناب سپیکر! آج ہماری اِن باتوں کا مذاق بنایا جاتا ہے لیکن یہ پاکستان کی تاریخ ہے جس کو کل ہماری آنے والی نسلوں نے بھی دیکھنا ہے۔ آج وہی راولپنڈی اور اسلام آباد میں ہی گرفتاریاں کی جا رہی ہیں۔ کیا سراج درانی سندھ اور کراچی نہیں جاتے تھے، کیا جناب خورشید شاہ سندھ کی بنیاد نہیں تھے، کیا اُن کو سندھ سے گرفتار کرنا مشکل تھا، کیا محترمہ فریال تالپور اور جناب آصف علی زرداری کا مقدمہ سندھ کا نہیں ہے، کیا سندھ کے گواہ نہیں ہیں، کیا وہ واقعہ سندھ کا نہیں ہے، کیا عدالتیں سندھ کی نہیں ہیں، نیب سندھ کا نہیں ہے اور وہ مدعی سندھ کا نہیں ہے تو پھر کون سی ایسی چیز مجبور کر رہی ہے کہ ان کے مقدمات کو اسی جڑواں شہر میں لگایا جائے جس کی تاریخ گواہ ہے کہ وہاں سے لاشیں جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! اسی تناظر میں اگر آپ دیکھیں تو وفاقی وزراء جب کراچی جاتے ہیں جن میں فیصل واوڈا صاحب ہوں یا فواد چودھری صاحب ہوں تو وہاں پر وہ آرٹیکل 149 کی بات کرتے ہیں۔ ان کو وہ کچرا نظر آجاتا ہے، وہاں پر وہ وفاق کو کمزور کرنے کی باتیں کرتے ہیں اور وہاں پر وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان سب کو گرفتار کرنے کے بعد سندھ فتح کرنا ہے۔ سندھ کو فتح نہ کریں کیونکہ سندھ آپ کا ہے، سندھ پاکستانیوں کا ہے، سندھ پنجابیوں کا ہے، سندھ بلوچوں کا ہے اور سندھ خیبر پختونخوا کے پٹھانوں کا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پاکستان جن پانچ اکائیوں پر مشتمل ہے ان کو اکٹھا رکھنے سے ہی وفاق بنتا ہے۔ اگر آپ ان حالات میں نفاق کی باتیں کریں گے تو آپ پاکستان کے ساتھ مخلص نہیں ہوں گے۔ میں کہتا ہوں کہ جس دن جناب خورشید شاہ کو گرفتار کیا گیا تو آپ تمام لوگ اس دن کشمیر کے حوالے سے پارلیمنٹری کانفرنس میں شریک تھے۔ کیا وہی دن انہیں گرفتار کرنے کے لئے منتخب کرنا ضروری تھا۔ آپ نے ان کی گرفتاری سے اس کانفرنس کا وہ مقصد ہی فوت کر دیا جس کے لئے وہ کانفرنس منعقد کی گئی تھی۔ اس دن جب اتحاد کی باتیں ہو رہی تھیں تو کیا message گیا ہو گا۔

جناب سپیکر! میں کوئی point scoring نہیں کر رہا تھا اور میں یہ نہیں چاہتا کہ میرے دوسرے بہن بھائیوں کی دل آزاری ہو۔ ہم یہاں پر بیٹھے ہیں اور یہاں پر تاریخ لکھی جا رہی ہے۔ جب کل کو تاریخ دہرائی جائے تو اس وقت یہ واضح ہونا چاہئے کہ پاکستان پیپلز پارٹی چیخ چیخ کر کہتی تھی کہ آپ وفاق کو کمزور کر رہے ہیں اور وفاق کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔۔۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! جب چوروں کو پکڑیں تو یہ رونا شروع کر دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، Order in the House

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کتنے افسوس کی بات ہے کہ ناہنجار لوگوں کے ہاتھوں میں یہ پاکستان آگیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ! آپ بات جاری رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایک ممبر بات کر رہا ہے اور کابینہ کے لوگوں کو بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔ میں اس وزیر کے روّیے کے خلاف احتجاج کر رہا ہوں۔ میرا احتجاج Chair کے خلاف ہے اور نہ ہی باقی کسی پارلیمنٹ کے ممبر کے خلاف ہے۔ میں صرف اس وزیر کی جو grooming ہوئی ہے اور جن ہاتھوں میں ہوئی ہے ان ہاتھوں کے خلاف واک آؤٹ کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ سید حسن مرتضیٰ! ایسا نہ کریں۔

(اس مرحلہ پر پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر سید حسن مرتضیٰ کی معیت میں پاکستان پیپلز پارٹی کے معزز ممبران وزیر سکولز ایجوکیشن جناب مراد راس کے روّیے کے خلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ ہمیشہ اس ہاؤس کی روایت رہی ہے کہ اگر کوئی معزز ممبر اس ہاؤس کے روّیے کے خلاف باہر گئے ہیں تو کمیٹی بنا کر انہیں بلایا گیا۔

(اس مرحلہ پر ملک محمد احمد خان بھی پاکستان پیپلز پارٹی کے معزز ممبران کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے ایوان سے واک آؤٹ کر گئے جبکہ معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: میری وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا) اور پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد) سے request ہے کہ وہ سید حسن مرتضیٰ کو منا کر ایوان میں واپس لے کر آئیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا) اور پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد) سید حسن مرتضیٰ کو منانے کے لئے ایوان سے باہر گئے)

معزز ممبران حزب اختلاف سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں کیونکہ سید حسن مرتضیٰ کو ایوان میں واپس لانے کے لئے وزیر اور پارلیمانی سیکرٹری گئے ہیں۔ جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں۔ ابھی جو سید حسن مرتضیٰ بات کر رہے تھے تو وقت ایک جیسا نہیں رہتا۔ آج اُن سیٹوں پر بیٹھے ہوئے ممبران نے کل یہاں پر آنا ہے اور یہاں پر بیٹھے ہوئے ممبران نے اُن سیٹوں پر جانا ہے تو یہ سلسلہ اسی طرح چلتا ہے لیکن روّیے یاد رہ جاتے ہیں۔ یہ روّیے ہی ہیں جو اس ہاؤس کو عزت دلاتے ہیں اور تکریم دلاتے ہیں۔ ایک معزز ممبر جب بات کر رہا ہے جو اپنی پارٹی کا منشور اور اپنی پارٹی کی بات اس ہاؤس کے سامنے رکھ رہا ہے۔ اگر اس طرح کا روّیہ رکھا گیا ہے تو کل یہاں پر کوئی بھی بات نہیں کر سکے گا۔ اس ہاؤس کی پروسیڈنگ کو میڈیا بھی دکھا رہا ہے۔۔۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ بھی اپنا روّیہ ٹھیک رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk محترمہ! اپنی نشست پر تشریف رکھیں۔ جی، مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی کہوں گا کہ پنجاب اسمبلی پاکستان کی سب سے بڑی اسمبلی ہے۔ یہاں پر جو legislation ہوتی ہے اور یہاں پر جو گفتگو ہوتی ہے irrespective of that کہ وہ حکومتی بنچز کے ممبران کر رہے ہیں یا یہاں پر اپوزیشن کے ممبران کر رہے ہوتے ہیں تو آپ دیکھیں کہ اس کی میڈیا کوریج کتنی ہوتی ہے۔ سندھ اسمبلی کو دیکھیں، اس کی کوریج کتنی زیادہ ہوتی ہے تو یہ کیا وجہ ہے کہ ہمارے ہاؤس میں جو یہاں پر بات کی جاتی ہے اسے میڈیا اہمیت نہیں دیتا۔ وہ یہی روّیے ہیں جس کی وجہ سے اس ہاؤس کو serious نہیں لیا جاتا تو میری دونوں طرف بیٹھے ہوئے اپنے معزز ممبران سے یہ بھی گزارش ہے کہ ہم نے اس ہاؤس کو عزت دلوانی ہے، ہم نے اس ہاؤس کے اندر positive legislation کرنی ہے اور عوام کے مسائل پر مثبت بات کر کے انہیں حل کروانا ہے۔ آج میں اور شیخ علاؤ الدین بیٹھے ہوئے یہی گفتگو کر رہے تھے کہ پنجاب اسمبلی کی کارروائی کو اگر ماضی میں دیکھیں تو اخبارات کے پورے پورے صفحات بھرے ہوتے تھے۔ آج کیا وجہ ہے کہ ہم سندھ اسمبلی کو سُن رہے ہوتے ہیں اور اسے دیکھ رہے ہوتے ہیں لیکن پنجاب اسمبلی پر خاموشی دیکھ رہے ہیں جو کہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ میں آپ سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ اس ہاؤس کا decorum انتہائی ضروری ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ آج ہمیں پتا چلا ہے کہ ہاؤس کو prorogue کیا جا رہا ہے۔ جس وقت یہ ہاؤس convene کیا گیا تھا تو اس وقت ہم سپیکر صاحب کو ملے تھے اور وزیر قانون بھی وہاں موجود تھے۔ انہوں نے وہاں پر assurance دی تھی کہ لیڈر آف دی اپوزیشن کے پروڈکشن آرڈر پر پارلیمانی پارٹی کو اعتماد میں لے کر اس پر فیصلہ کریں گے کیونکہ ہم بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ مسئلہ جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو ہاؤس میں لانے کا نہیں ہے بلکہ یہ مسئلہ لیڈر آف دی اپوزیشن کو جو اس کا آئینی اور قانونی حق ہے، پروڈکشن آرڈر کا قانون جسے آپ نے پاس کیا اور جسے اس ہاؤس نے endorse کیا تو ہم بار بار یہ بات کرتے رہے کہ یہ ہاؤس in order نہیں ہے اور یہ ہاؤس complete نہیں ہے۔ آج پنجاب کے اندر کینسر کے مریض کینسر کی دوائی نہ ملنے سے مر رہے ہیں اور کل یہاں پر وزیر صاحبہ نے کہا کہ میں نے پڑھا تھا اور میں اب کارروائی کروں گی۔ یہ کیسی حکومت ہے کہ جسے پتا ہی نہیں تھا کہ دوائی ختم ہونے جا رہی ہے جو کہ کینسر کے مریضوں کو چاہئے جبکہ جس ایجنسی نے دوائیاں provide کرنی ہیں اس کا agreement ختم ہونے جا رہا ہے جس کے ساتھ بیٹھ کر ہم نے پہلے بات کرنی ہے۔ آج پنجاب کے اندر جس طرح ڈینگی سر اٹھا رہا ہے جس سے روز اموات ہو رہی ہیں تو وہ SOPs جو بنا دیئے گئے تھے جس کے اندر سری لنکا، انڈونیشیا، برازیل اور پوری دنیا سے experts کو بٹھا کر پنجاب کا جو ماڈل بنا اسے سری لنکا نے اپنی طرف replicate کر کے کہا کہ میاں محمد شہباز شریف کے ماڈل کو پنجاب ماڈل کے نام سے ہم سری لنکا میں replicate کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! تو کیا وجہ ہوئی کہ اس ڈینگی جس کے اوپر ہم نے قابو پا لیا تھا لیکن آج وہی ڈینگی گلیوں اور بازاروں میں ہمارے لوگوں کی جان لے رہا ہے؟

جناب سپیکر! یہ جو قصور کا واقعہ ہے، آج میں on the floor of the House آپ کو یہ بتاؤں کہ ہماری پہلے تو یہ رائے تھی کہ اپوزیشن کی آواز جو لیڈر آف دی اپوزیشن نے اٹھانی تھی اور جو پنجاب کے عوام کی آواز انہوں نے اٹھانی تھی اس آواز کو روکا گیا۔ جس طرح میڈیا ٹربیونلز بنا کر میڈیا کی آواز کو روکا جا رہا ہے تو یہ ایک mind set نظر آ رہا ہے کہ جو بولے اسے بند کر دو اور اس کو آنے نہ دو۔ یہ کام نہیں چلے گا آج یہ پورا سیشن گزر گیا، وزیر قانون نے پارلیمانی پارٹی سے مشاورت کرنے کی ہمیں assurance دی تھی تو اگر آپ اپنی assurance پر عمل نہیں کریں

گے تو آئندہ ہاؤس in order کیسے رہے گا، یہ ہاؤس کیسے چلے گا اور یہ assurances جو آپ یہاں پر دیتے ہیں ان پر کیسے بات ہو گی؟ میں اپنی بات کو اس شعر کے ساتھ ختم کروں گا کہ:

چلتے ہیں دبے پاؤں کوئی جاگ نہ جائے
غلامی کے اسیروں کی یہی خاص ادا ہے
ہوتی نہیں جو قوم حق بات پر یکجا
اس قوم کا حاکم ہی بس اس کی سزا ہے

جناب سپیکر! آج کے حکمران اس قوم پر سزا بن کر مسلط ہو چکے ہیں جن کے خلاف آواز اٹھانا اپوزیشن کا right ہے جو کہ ہمارا آئینی اور قانونی حق ہے کہ حکومت کی جو کمزوریاں ہیں ان کی نشاندہی کریں تو میری آپ سے صرف اتنی گزارش ہے کہ وہ assurance جو آپ کی Chair کی طرف سے اور وزیر قانون کی طرف سے آئی تھی اس کا کیا بنا کیونکہ ہم تو آپ کی بات پر اعتبار کر کے روز یہاں پر آکر بیٹھتے رہے لیکن اپوزیشن کی آواز کو اس طرح دبانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی اس لئے مجھے آپ سے اس پر رولنگ چاہئے۔

(اس مرحلہ پر وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا) اور پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد) سید حسن مرتضیٰ کو منا کر ایوان میں واپس لے آئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، welcome back سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری صرف اس ہاؤس سے یہ گزارش ہے کہ اگر کسی نے respond کرنا ہو تو وہ اپنی باری میں کرلے یہ بدتمیزی کرنا ہمیں بھی آتا ہے ہماری grooming میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی معزز ممبر cross talk نہیں کرے گا I will take strict action who will do it, I am very serious on this now. جی، سید حسن مرتضیٰ! Floor is your. جی، carry on.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں اس ہاؤس سے بھی یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس کو مذاق نہ بنایا جائے۔

(اذان جمعتہ المبارک)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے عرض کروں گا یہ وہی کراچی ہے اور یہ وہی سندھ ہے جس کو ایک وقت میں AK47 کے ذریعے چلانے کی کوشش کی گئی اور وہ تجربہ بھی ناکام ہوا۔

جناب سپیکر! میں سلام پیش کرتا ہوں سکیورٹی فورسز کو جنہوں نے وہاں پر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرکے اُس شہر کے امن کو بچایا اور آج پھر وہاں پر apply 149 کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ کس طرح ہم خاموش رہیں، کس طرح ہم یہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے رہیں کہ جس ملک کو حاصل کرنے کے لئے ہمارے آباؤ اجداد نے قربانیاں دیں، ہماری ماؤں بہنوں کی عزتیں لوٹی گئیں، قتل کئے گئے، اُس وفاق کو مظبوط کرنے کے لئے ہمارے ہی قائدین نے جانوں کے نذرانے پیش کئے۔

جناب سپیکر! آج میں سوال کرتا ہوں کہ ذوالفقار علی بھٹو شہید کا کوئی قتل میں جرم تھا جس کی اُنہیں سزا دی گئی؟ شہید ذوالفقار علی بھٹو کا جرم یہ تھا کہ اس ملک کے دفاع کو مظبوط بنانے کے لئے انہوں نے اس ملک کو ایٹمی طاقت بنایا۔ اُن کا جرم ہرگز یہ نہیں تھا کہ انہیں کسی قصوری کو قتل کرنے میں سزائے موت دے دی گئی۔ یہ اس ملک کی تاریخ گواہ ہے کہ اُس شخص نے اس ملک کے اور اُمت مسلمہ کو بچانے کے لئے او آئی سی جیسے بڑے بڑے اقدامات کئے، پوری اُمت مسلمہ کو اس ملک کے اندر اسی لاہور شہر کے اندر اور یہ اعزاز بھی اس عمارت کو حاصل ہے کہ اس میں او آئی سی ہوئی، اس میں تمام اسلامی سربراہان مملکت کو اکٹھا کیا گیا اور اُنہیں کہا گیا کہ پیسا ہمارا ہے، تیل ہمارا ہے، ایٹم بم ہم اپنا بنائیں گے اور ہمارا دفاع ایک ہوگا، ایک ہماری سرحدیں ہوں گی۔ آج جو یورپ وغیرہ کر رہے ہیں یہ 1974 میں ذوالفقار علی بھٹو نے وژن دیا تھا، یہ نظریہ دیا تھا۔ انہی جرائم کی بنیاد پر اُنہیں تختہ دار نصیب ہوا۔

جناب سپیکر! آج ہم بات کرتے ہیں تو ہمارا مذاق بنا دیا جاتا ہے کہ یہ کیا باتیں کر رہے ہیں، یہ ڈاکو، چور، لُٹیرے میں پوچھتا ہوں آپ احتساب کرو۔

جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ کل جناب خورشید شاہ کو گرفتار کرکے کیا آپ نے کینسر کے مریضوں کو دوائی دے لی ہے اور میں سوال کرتا ہوں کہ جناب آپ نے آصف علی زرداری اور محترمہ فریال تالپور کو گرفتار کرکے کیا آپ نے چونیاں کے مظلوم بچوں کے قاتل گرفتار کر لئے ہیں؟

جناب سپیکر! آج آپ سے سوال کرتا ہوں کہ یہاں پر کل بیٹھے ہوئے ایک اپوزیشن کے ممبر نے۔۔۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، no cross talk میں نے سید حسن مرتضیٰ کو floor دیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! آپ ہمیں بھی بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! Please be seated وزیر قانون! انہیں بتائیں۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں میں نے آپ کو پہلے روکا ہوا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! آپ ہمیں بھی بات کرنے کا موقع دیں یہ کیا بات ہے۔ آپ پھر مجھے ہاؤس سے remove کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو suspend بھی کر سکتا ہوں۔ This is not the way آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! آپ ہمیں بھی بات کرنے دیں۔ میں ایوان سے باہر جا رہی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ایوان سے باہر تشریف لے گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ نے بات کرنی ہے آپ باہر جا کر بات کریں۔ بہت شکریہ۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہاں ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ایک فاضل ممبر اپوزیشن سے اُن کا تعلق تھا قصور سے وہ اپنے حلقے کی نمائندگی کرتے ہیں وہ یہاں ایوان میں کہہ رہے تھے کہ میری properties پر حملے ہوئے، مجھے کہا گیا کہ اپنے حلقے میں جاؤ اور لوگوں کو cool down کرو۔

جناب سپیکر! جب بھی امن و امان کی بات ہو گی کوئی بھی منتخب ممبر چاہے وہ اپوزیشن سے، چاہے وہ ٹریژری بنچز سے ہو وہ اپنے حلقوں میں انتشار نہیں چاہتے وہ چاہتے ہیں کہ وہاں امن رہے، وہاں خوشحالی رہے اور وہاں لوگوں کو روزگار ملے۔ وہ اپنی ڈیوٹی perform کرتے ہوئے اپنے حلقے میں گئے اور وہاں لوگوں کے mob کو کنٹرول بھی کیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ! ذرا wind up کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ ہمارا کردار ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کو پیپلز پارٹی، پی ٹی آئی اور پی ایم ایل (ن) میں تقسیم نہ کریں۔ ہم اگر اکٹھے ہوں گے تو ہمارا message بہتر جائے گا۔ احتساب اپنی جگہ ہے ہم نے تو ضمانتیں بھی نہیں کروائیں، ہم نے اپنی bail application بھی واپس لے لی ہے اور ہم نے تو ایک قیدی کی مراعات کا بھی مطالبہ نہیں کیا۔ ہم کہتے ہیں کہ احتساب ہو لیکن انتقام نہ ہو۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

I hereby prorogue this session of Punjab Assembly for indefinite period.

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(50)/2019/2123. Dated: 23rd September, 2019. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **20th September 2019 (Friday)** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 21st September 2019

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"